عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

ملت اسلامیہ کا بین الاقوامی جریدہ

جلد ۵
شمارہ ۳۵

تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد

سورینام میں
ختم نبوت کی یلغار پہاڑوں کو ہلا دے

1000

سے زائد لاہوری قادیانی مسلمان ہو چکے ہیں

بنگلہ دیش میں

ایک قادیانی پیشوا مناظرے میں لاجواب ہو کر شہر چھوڑ کر

ڈھاکہ بھاگ گیا

نونہالانِ ختمِ نبوت

بچوں، بچیوں اور طلباء و طالبات ک

ہفت روزہ ختم نبوت کا ایک اور انقلابی قدم

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی
فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
میں ہی آخری نبی ہوں میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں

۲۸۹۳

COD ۰۴۶۲

غلہ منڈی ٹوبہ ٹیک سنگھ

ہمارا اصول

دیانت، امانت، خدمت

فوڈ گرین مرچنٹس اینڈ کمیشن ایجنٹس

جنرل آرڈر سپلائرز

تاجران

گڑ، شکر، دیسی کھانڈ، تیل کے بیج، گوارہ، مونگ، ماش

گندم نخود اور ہر قسم کی اجناس وغیرہ

غلہ منڈی ٹوبہ ٹیک سنگھ کی ایک قابلِ اعتماد تجارتی دوکان زرعی پیداوار کی خرید و فروخت کے لئے ہماری خدمات پیش ہیں، آپ بھی ہماری خدمات سے استفادہ حاصل کریں۔

پروپرائٹرز: چوہدری استاد عبدالرحمٰن، محمد سلیم

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

کراچی

انٹرنیشنل

جلد ۵	۱۳ تا ۱۹ جمادی الاخری ۷ ۱۴۰ھ مطابق ۱۳ تا ۱۹ فروری ۱۹۸۷ء	شمارہ ۳۵

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہٗ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن — مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی — مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبۂ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطۂ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

فون: ۷۱۱۶۷۱ ۷

سالانہ چندہ

سالانہ ۱۰۰/- روپے ___ ششماہی ۵۵/- روپے
سہ ماہی ۳۰/- روپے ___ فی پرچہ ۲/- روپے

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ، ویسٹ انڈیز ___ ۴۲۵ روپے
افریقہ ___ ۳۷۵ روپے
یورپ ___ ۳۷۵ روپے
وسطی ایشیا ___ ۳۷۵ روپے
جاپان۔ ملائشیا ___ ۳۷۵ روپے
سنگاپور ___ ۳۷۵ روپے
چائنا ___ ۳۷۵ روپے
فی جی۔ نیوزی لینڈ ___ ۳۷۵ روپے
آسٹریلیا ___ روپے
خلیجی ممالک ___ روپے

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہٗ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ___ پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ___ برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب ___ بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ___ جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ___ برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ___ کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب ___ فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد ___ محمد صادق صدیقی
گوجرانوالہ ___ حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ ___ ایم عبدالرحیم شکر گڑھ
مری ___ قاری محمد اسد اللہ عباسی
بہاولپور ___ محمد اسماعیل شجاع آبادی
جھکڑ/کلور کوٹ ___ حافظ غلام مصطفٰے قاسمی
ربوہ ___ شبیر احمد عثمانی
ٹنڈو آدم ___ محمد راشد مدنی
پشاور ___ مولانا نور الحق نور
لاہور ___ طاہر رزاق، مولانا کرم بخش
مانسہرہ ___ سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد ___ مولوی فقیر محمد
لیہ ___ حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسمٰعیل خان ___ محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان ___ فیاض حسن سجاد۔ نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ/ننکانہ ___ محمد متین خالد
ملتان ___ عطاء الرحمان
سرگودھا ___ حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد سندھ ___ نذیر احمد بلوچ
گجرات ___ چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر ___ قاری محمد اسماعیل رشیدی
امریکہ ___ چوہدری محمد شریف نکودری
دوبئی ___ قاری محمد اسماعیل
ابوظہبی ___ قاری وصیف الرحمٰن
لائبیریا ___ ہدایت اللہ
بارباڈوس ___ اسماعیل قاضی
کینیڈا ___ آفتاب احمد
سوئٹزرلینڈ ___ اے، کیو انصاری
ٹرینیڈاڈ ___ اسماعیل ناخدا
برطانیہ ___ محمد اقبال،
اسپین ___ راجہ حبیب الرحمان
ڈنمارک ___ محمد ادریس
ناروے ___ میاں اشرف باوادیہ
افریقہ ___ محمد زبیر افریقی
ماریشش ___ محمد اخلاص احمد
ری یونین فرانس ___ عبدالرشید بزرگ
بنگلہ دیش ___ محی الدین خان

صدائے ختم نبوت

انقلابی قدم ——— قارئین کی خدمت میں چند تجاویز

اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ آپ کا محبوب جریدہ ختم نبوت پاکستان میں شائع ہونے والے تمام دینی اور سیاسی جرائد میں سب سے زیادہ شائع ہو رہا ہے۔ بڑے بڑے شہروں (ماسوائے چند کے) اور چھوٹے چھوٹے قصبوں اور دیہاتوں میں بھی اس کی ایجنسیاں قائم ہیں۔ بعض چھوٹے چھوٹے شہر ایسے بھی ہیں جہاں اگر ہم یہ کہیں کہ کسی روزنامہ اخبار سے بھی ختم نبوت زیادہ جا رہا ہے تو یہ مبالغہ نہیں ہوگا۔ مثلاً ننکانہ صاحب کوئی شہر نہیں ایک قصبہ ہے وہاں کے ختم نبوت کے پروانوں کو اس رسالے سے اتنی محبت ہے کہ وہاں چار سو کی تعداد میں پرچہ پہنچ رہا ہے جو دینی اور سیاسی جرائد میں ایک ریکارڈ ہے۔ اندرون ملک کے علاوہ بیرون ملک بھی شاید ہی کوئی ملک ایسا ہو جہاں پرچہ نہ پہنچ رہا ہو۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ اس پرچے کی وجہ سے دنیا میں انگریز کے خود کاشتہ پودے مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کا بھرپور تعاقب ہو رہا ہے۔ آج ہم میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ۔ مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ۔ مولانا لال حسین اخترؒ۔ فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ۔ علامہ مولانا محمد یوسف بنوریؒ۔ مولانا محمد شریف جالندھریؒ اور مولانا تاج محمودؒ موجود نہیں ہیں۔ لیکن اس قحط الرجال کے دور میں بھی مرشد العلماء حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب مدظلہ اور حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ کی قیادت و سرپرستی میں حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب جالندھری، حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر، جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا، مولانا قاضی اللہ یار خاں، مولانا اللہ وسایا، مولانا خدا بخش شجاع آبادی مولانا منظور احمد الحسینی اور دوسرے مبلغین حضرات کے تحریری اور تقریری جہاد کر رہے ہیں یقیناً اس سے گنبد خضرا میں سرکار دو عالم تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوں گے۔ ہمارے تمام اکابر کی ارواح بھی خوش ہوں گی کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے نام سے جو پودا انہوں نے لگایا تھا وہ ایک تن آور درخت کی شکل اختیار کر چکا ہے جس کی شاخیں پوری دنیا میں پہنچ چکی ہیں۔

مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کی دلی خواہش تھی کہ جماعت کا اپنا ہفت روزہ ہو لیکن ان دنوں ختم نبوت کے نام سے کسی رسالے کا ڈیکلریشن ملنا تو بہت دور کی بات ہے مجلس تحفظ ختم نبوت کی خبریں شائع کرنا بھی بہت بڑا جرم تھا اس لئے کہ ظفر اللہ قادیانی کی وجہ سے قادیانی ہر محکمے میں چھائے ہوئے تھے۔ خبریں شائع ہونے کی وجہ سے فوراً نوٹس مل جاتا تھا۔ احقر (محمد حنیف) جب ترجمان اسلام لاہور کا ایڈیٹر تھا تو حضرت مولانا جالندھری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مولانا مفتی محمود اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی رحمہم اللہ سے مجلس کی خبریں شائع کرنے کے لئے ایک صفحہ کی بات کی جو منظور کر لی گئی۔ ملتان سے مرتب شدہ خبریں لاہور آجایا کرتیں اور ترجمان اسلام میں انہیں شائع کر دیا جاتا۔ لیکن یہ سلسلہ زیادہ دیر قائم نہ رہ سکا۔ جس کی وجہ نوٹس اور پابندیاں تھیں۔ اس واقعہ سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کو جماعتی خبروں کی اشاعت سے کتنی دلچسپی تھی۔ اگرچہ مولانا کی زندگی میں ان کی یہ خواہش پوری نہ ہو سکی لیکن ان کی وفات کے بعد جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا صاحب کے ہاتھوں ان کی یہ خواہش پایۂ تکمیل کو پہنچ گئی اور ہفت روزہ ختم نبوت کا ڈیکلریشن مل گیا۔ رسالہ کیسا ہے کیسا نہیں اس کا فیصلہ آپ خود کریں اور ساتھ ہی اس بات پر بھی غور کریں کہ اگر آج ہمارے اکابر دنیا میں موجود ہوتے تو انہیں کتنی خوشی ہوتی۔ اب اس پرچے کو پھیلانے، گھر گھر پہنچانے، اس کی اشاعت میں زیادہ سے زیادہ اضافہ کرنے کی ذمہ داری حضرت امیر شریعتؒ، حضرت قاضی صاحبؒ اور حضرت مولانا جالندھریؒ کے نام لیواؤں کی ہے۔

ہفت روزہ ختم نبوت تجارتی بنیادوں پر نہیں چلایا جا رہا۔ بلکہ اس کا مقصد صرف اور صرف ختم نبوت کی تبلیغ اور قادیانی زندیقوں کے خلاف جہاد ہے۔ اس کی اشاعت میں اضافہ

کی بڑی وجہ بھی یہی ہے ادارہ کو دوستوں کے تعاون اور قارئین سے زرِ چندہ کی صورت میں جو بھی ملتا ہے وہ پرچہ کو بہتر سے بہتر بنانے پر خرچ کردیا جاتا ہے۔

کچھ عرصے سے اس بات کی ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ پرچے کے صفحات کم ہیں اس لئے مواد بہت کم ہوتا ہے۔ چنانچہ گذشتہ دنوں حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم جو ادارہ ختم نبوت کے روح رواں ہیں دفتر تشریف لائے تو انہوں نے مزید چار صفحات کے اضافہ کا حکم فرمایا اور ساتھ ہی فرمایا کہ اس کا ہدیہ بھی دو روپے سے زیادہ نہ ہو تاکہ قارئین پر بوجھ نہ پڑے۔ رہا یہ کہ اخراجات کیسے پورے ہوں تو یہ مسئلہ خدا کی ذات پر چھوڑ دو۔ چنانچہ یہ پرچہ جو آپ کے ہاتھوں میں ہے ۲۸ صفحات کی بجائے ۳۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ اسی شمارے سے ادارہ نے بچے بچیوں اور طلباء وطالبات کے صفحات کا اضافہ کردیا ہے۔ جو ایک نیا اور انقلابی قدم ہے۔ ہمیں امید ہے کہ نونہالان ختم نبوت اپنے صفحات میں خصوصی دلچسپی لیں گے۔

پرچہ کو بہتر سے بہتر بنانے اور اس کی اشاعت میں اضافہ کی ذمہ داری اب ہماری نہیں ہمارے قارئین، ایجنٹ حضرات اور جماعتی احباب مبلغین کرام اور تحریک ختم نبوت سے لگاؤ اور عشق رکھنے والے حضرات علماء کرام کی ہے۔ اس سلسلہ میں چند تجاویز پیش خدمت ہیں۔

۱۔ سب سے پہلا مسئلہ قلمی معاونت کا ہے جو حضرات مضمون نویسی کا شوق رکھتے ہیں یا ادب وصحافت سے ان کا تعلق ہے وہ دینی اصلاحی تاریخی اور ردقادیانیت کے موضوع پر صاف ستھرے مضامین تحریر کرکے ارسال کریں لیکن اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ مضامین مختصر ہوں۔ کسی کتاب کے مطالعے کے دوران اگر آپ کی نظر سے کوئی دلچسپ بات نظر سے گزرے تو وہ بھی اس کتاب کے حوالے سے آپ بھیجیں۔ ہمارے حلقہ میں شعراء حضرات کی بھی کمی نہیں وہ معیاری نعتیں اور ردقادیانیت پر معیاری نظمیں ارسال کریں۔

۲۔ نامہ نگار حضرات مرکزی مجلس عمل اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خبروں کو اولیت دیں۔ نیز اپنے اپنے علاقے میں قادیانیوں اور قادیانی افسروں کی سرگرمیوں پر نظر رکھیں۔ جونہی ان کی کوئی سازش یا شرارت نظر آئے فوراً تحریر کرکے ارسال کردیں۔

۳۔ پرچے پر اخراجات کا بوجھ کم کرنے کی ایک صورت یہ ہے کہ اپنے حلقہ احباب کے تاجر حضرات فیکٹری مالکان یا فرموں اور دواخانوں کے مالکان کو اشتہارات کی طرف توجہ دلائیں۔ یہ دینی کام ہے ہمیں امید ہے کہ ہمارے حلقے کے تاجر حضرات اور فیکٹری مالکان اس طرف توجہ دیں گے۔

۴۔ ہفت روزہ ختم نبوت کا ہر قاری اپنے ذمے یہ لازم کرلے کہ وہ اس رسالے کو اپنے دوستوں میں متعارف کرائے گا اگر ہر قاری ایک خریدار کا اضافہ کرنے کی کوشش کرے تو انشاء اللہ پرچے کی تعداد ۲۵ ہزار تک پہنچ سکتی ہے۔

۵۔ ایک اہم مسئلہ ہر شہر میں ایجنسی کا قیام ہے۔ اس وقت دو سو تک ایجنسیاں صرف اندرون ملک قائم ہیں لیکن پھر بھی بعض بڑے شہر جیسے فیصل آباد، خانیوال، جہلم، چکوال، اٹک، چنیوٹ وغیرہ میں پرچے کی ایجنسیاں نہیں ہیں خصوصاً ربوہ کے ارد گرد تو پرچہ ہر شہر، ہر قصبے اور ہر دیہات میں جانا چاہئے۔ فیصل آباد اور چنیوٹ کے راہنمایان مجلس کو اس طرف توجہ دینی چاہیے۔

ہمیں امید ہے کہ تمام ختم نبوت کے شیدائی اور قارئین ان تجاویز کو عملی جامہ پہنانے اور پرچے کی اشاعت میں بھرپور اضافہ کے لئے ہم سے پورا پورا تعاون فرمائیں گے۔

کے پی ٹی کا قادیانی چیئرمین حکومت تبدیل کرے

پچھلے دنوں کے پی ٹی کے بارے میں ایک ادارہ لکھا گیا تھا کہ اس میں چیئرمین آفتاب عالم اور جنرل منیجر پرسٹیئرز ریٹائرڈ کموڈور ایس این اے شاہ (سید ناصر احمد شاہ) قادیانی ہیں۔ آفتاب عالم نے احباب مجلس کی طرف پیغام بھجوایا کہ ہم قادیانی نہیں ہیں تو مجلس کے رفقاء نے ان کی طرف قادیانی سے برات نامہ کا لیٹر بھجوایا کہ آپ اس پر دو گواہوں کی موجودگی دستخط کرکے بھیج دیں تو ہم یہ برات نامہ شائع کردیں گے مگر انہوں نے برات نامہ ہماری طرف واپس پر کرکے نہیں بھجوایا۔ پچھلے دنوں ۱۰/۱۰/۸۷ کو کے پی ٹی ویسٹ وہارف کی ایک مسجد رحمۃ اللعالمین کا سنگ بنیاد آفتاب عالم کے ہاتھ سے رکھوایا گیا اس میں دار العلوم امجدیہ کے ایک مفتی صاحب اور ممبر قومی اسمبلی مولانا شاہ تراب الحق کے علاوہ کے پی ٹی کے ائمہ مساجد و خطباء اور افسران بالا تمام موجود تھے ان سب کی موجودگی میں چیئرمین نے جو تقریر کی اس میں قرآن پاک کی آیت پڑھنے کی اس نے کوشش کی تو اس کے منہ جاری نہیں ہوئی اسی طرح خاتم الانبیاء وآخر الانبیاء حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی جب لینا چاہا تو سات آٹھ دفعہ زبان سے بھرپور ادائیگی کی کوشش اور لقمہ دینے کے باوجود منہ سے نہ نکل سکا۔ سوال یہ ہے کہ ایسے لوگوں کا مساجد سے کیا تعلق ہے۔ ان سے مساجد کا افتتاح یا سنگ بنیاد کیوں رکھوایا جاتا ہے؟ موجودہ چیئرمین کے پی ٹی کے تمام علماء کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ کسی پیش امام یا خطیب کی ان کے نزدیک کوئی حیثیت نہیں ہر ہفتے آئمہ حضرات اور موذنین کا ٹرانسفر کا سلسلہ جاری ہے جس سے لوگوں کے دلوں میں علماء کی نفرت بٹھانی مقصود ہے۔ اور یہ باور کرانا ہے کہ علماء کسی کام کے

باقی صفحہ ۳۰ پر

فضائل صدقات

اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے فائدے

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی رحمہ اللہ

عن بہیسۃ عن ابیہا قالت قال یارسول اللہ ما الشیٔ الذی لا یحل منعہ قال الماءُ قال یانبیّ اللہ ما الشیٔ الذی لا یحل منعہ قال الملح قال یانبی اللہ ما الشی الذی لا یحل منعہ قال ان تفعل الخیر خیرٌ لک

(رواہ ابوداؤد کذافی المشکوٰۃ)

ترجمہ: حضرت بہیسہؓ فرماتی ہیں کہ میرے والد صاحب نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ وہ کیا چیز ہے جس کا (کسی مانگنے والے کو دینے سے) روکنا جائز نہیں حضورؐ نے فرمایا پانی۔ میرے والد نے پھر یہی سوال کیا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نمک۔ میرے والد نے پھر یہی سوال کیا تو حضورؐ نے فرمایا جو بھلائی تو کسی کے ساتھ کر سکے وہ تیرے لئے بہتر ہے:

ف: اگر پانی سے مراد کنوئیں سے پانی لینا ہو اور نمک سے مراد اس کے معدن سے نمک لینا ہو۔ تب تو شرعی حیثیت سے بھی کسی کو ان چیزوں سے روکنے کا حق نہیں ہے لیکن اگر اپنا مملوک پانی اور مملوک نمک ہے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی غرض اس پر تنبیہ فرمانا ہے کہ ایسی معمولی چیزوں کو سائل کو انکار کرنا ہرگز نہ چاہئیے جس میں دینے والے کو زیادہ نقصان نہیں اور مانگنے والے کی بڑی احتیاج پوری ہوتی ہے بشرطیکہ دینے والے کی اپنی حاجت بھی اسی درجہ کی نہ ہو لیکن عام طور پر خوش حال گھروں میں یہ چیزیں اکثر موجود ہوتی ہیں۔ اور اپنی کوئی وقتی ضرورت اُن سے ایسی وابستہ نہیں ہوتی۔ اگر کسی شخص کی ہانڈی پھیکی ہے ذرا سے نمک میں اس کا سارا کھانا درست ہوجاتا ہے اور تمہارا کوئی ایسا نقصان اس میں نہیں ہوتا۔ ایسے ہی پانی کا حال ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ تین چیزوں کا روکنا جائز نہیں۔ پانی، نمک، آگ۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! پانی کو تو ہم سمجھ گئے (کہ واقعی بہت مجبوری کی چیز ہے) لیکن نمک اور آگ میں کیا بات ہے؟ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ اے حمیرا جب کوئی شخص کسی کو آگ دیتا ہے تو گویا اس نے وہ ساری چیز صدقہ کی جو آگ پر پکی اور جس نے نمک دیا اُس نے گویا وہ ساری چیز صدقہ کی جو نمک کی وجہ سے لذیذ ہوگئی (مشکوٰۃ) گویا ان دونوں میں معمولی خرچ سے دوسرے کا بہت زیادہ نفع ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بالا میں مثال کے طور پر دو چیزوں کا ذکر فرما کر پھر ایک ضابطہ ارشاد فرمایا کہ جو بھلائی کسی کے ساتھ کر سکتے ہو وہ تمہارے لئے بہتر ہے

ع۔ "بھلا کر جو اپنا بھلا چاہتا ہے"

حقیقت بھی ہے کہ آدمی جو کوئی احسان کسی قسم کا بھی کسی کے ساتھ کرتا ہے۔ وہ صورت میں دوسرے کے ساتھ احسان ہے حقیقت میں وہ اپنے ہی ساتھ احسان ہے۔ اللہ جل شانہٗ کے پاک ارشاد میں بسلسلۂ آیات نمبر ۲ یہ گذر چکا ہے کہ جو کچھ تم اللہ کے راستہ میں خرچ کروگے اللہ جل شانہٗ اس کا بدل عطا فرمائے گا اور بسلسلۂ احادیث نمبر ۲ پر گزر چکا ہے کہ دو فرشتے روزانہ اس کی دُعا کرتے ہیں کہ اے اللہ خرچ کرنے والے کو بدل عطا فرما اور روکنے والے کو بربادی عطا کر۔ ایسی حالت میں جو احسان بھی کوئی شخص کسی کے ساتھ کرتا ہے وہ اپنے مال کو بربادی سے بچا کر اس کے بدل کا اللہ جل شانہٗ کے خزانہ سے اپنے لئے استحقاق قائم کرتا ہے اور غور کی نگاہ اگر میسر ہو تو حقیقت میں دوسروں پر ذرا بھی احسان نہیں۔ بلکہ ایسا ہے جیسا کہ اس نے تمہارے مکان کو لُوٹ سے بچا دیا ہو۔ اس لحاظ سے اس کا تم پر احسان ہے نہ کہ تمہارا اُس پر۔

عن سعد بن عبادۃ رضی اللہ عنہ قال یارسول اللہ ان ام سعد ماتت فای الصدقۃ افضل قال الماء فحفر بیرا وقال ھذہٖ لام سعدٍ

(رواہ مالک و ابوداؤد والنسائی کذافی المشکوٰۃ)

ترجمہ: حضرت سعدؓ نے عرض کیا یارسول اللہ میری والدہ کا انتقال ہوگیا (ان کے ایصال ثواب کے لئے) کونسا صدقہ زیادہ افضل ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانی سب سے افضل ہے۔ اس پر حضرت سعدؓ نے اپنی والدہ کے ثواب کے لئے ایک کنواں کھدوا دیا۔

فائدہ: حضورؐ نے پانی کو زیادہ افضل اس لئے فرمایا کہ مدینہ طیبہ میں اس کی ضرورت زیادہ تھی۔ اوّل تو گرم ملکوں میں سب ہی جگہ پانی کی ضرورت خاص طور سے ہوتی ہے۔ اور مدینہ منورہ میں اس وقت پانی کی قلت بھی تھی اس کے علاوہ پانی کا نفع بھی عام ہے اور ضرورت بھی عمومی ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص پانی کا سلسلہ جاری کرجائے تو حیوان یا جن یا پرندہ بھی اس سے پانی پیے گا تو مرنے والے کو قیامت تک اس کا ثواب ہوتا رہے گا۔

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کے پاس ایک شخص حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میرے گھٹنے میں ایک زخم ہے۔ سات برس ہوگئے ہر قسم کی دوا اور علاج کر چکا ہوں کسی سے بھی فائدہ نہیں ہوتا بڑے بڑے طبیبوں سے بھی رجوع کر چکا ہوں۔ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ نے فرمایا کہ جس جگہ پانی کی قلت ہو وہاں ایک کنواں بنوا دو، مجھے اللہ کی ذات سے یہ امید ہے کہ جب اس میں پانی نکل آئے گا تمہارے گھٹنے کا خون بند ہوجائے گا چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ اور گھٹنے کا زخم اچھا ہوگیا۔

مشہور محدث ابوعبداللہ حاکمؒ کے چہرہ پر ایک زخم ہوگیا

باقی ص۲۳ پر

خلیفۃ الرسول حضرت

سیدنا صدیق اکبرؓ

سیرت و کردار کی جھلکیاں

سعید الحسن انور، مظفر آباد آزاد کشمیر

جب ہر طرف کفر و ضلالت کا دور دورہ تھا جہالت و سفاہت نے ہر چیز کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا اور دنیا جہالت و گمراہی کی تاریکیوں میں بھٹک رہی تھی اس وقت حضرت محمد رسول اللہ کا رشد و ہدایت کا آفتاب بن کر نمودار ہوئے اور دنیا کے ہر گوشے کو اپنے انوارات سے منور کیا۔ آپؐ کی آواز پر لبیک کہنے والوں کی ایک جماعت تیار ہوئی جس نے جمال جہاں آرائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مشاہدہ کر کے آپ کی تعلیمات کے ذریعے اپنی زندگی کو سنوارا اور انوار مسیحائی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے قلوب کی بیماریاں دور کیں۔

اور اس طرح اپنی روح کو جلا بخشی قدسیوں کی یہ جماعت تیار ہوئی اور دنیا کے سامنے ایسا نمونہ پیش کیا جس کی نظیر پیش کرنے سے کائنات قاصر و عاجز ہے مگر اس قدسی جماعت میں سیدنا الامام ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا جو بلند و بالا مقام ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں آپ کا ذکر مسعود سینکڑوں کتب میں ہوا ہزاروں مقالات و مضامین آئے اور خطباء نے آپ کا تذکرہ بر سر منبر کیا اور کروڑوں مسلمانوں نے آپ کا ذکر کیا اور یہ سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب توحید خداوندی کا پرچم مشرکین کے صنم کدوں میں بلند کیا اور سینکڑوں خداؤں کو چھوڑ ایک خدا کی طرف بلایا تو آپؐ کی آواز پر سب سے پہلے چار اشخاص نے لبیک کہا۔ مردوں میں سیدنا الامام ابوبکر صدیقؓ بچوں میں سیدنا علی المرتضیٰؓ، عورتوں میں سیدتنا خدیجۃ الکبریٰؓ۔ غلاموں میں حضرت زید بن حارثہؓ اور یہ چاروں ہی قابل صد عزت و وقار ہیں۔ لیکن اگر اس حقیقت پر غور کیا جائے تو ان میں صدیق اکبرؓ کا مرتبہ و مقام ممتاز و بلند نظر آتا ہے کیونکہ باقی تین افراد میں سے حضرت خدیجۃ الکبریٰ آپؐ کی زوجہ محترمہ تھیں، زید بن حارثہ آپ کے غلام تھے اور حضرت علیؓ چچا زاد بھائی ہونے کے ساتھ آپ ہی کے گھر میں رہتے تھے اور رسول اکرمؐ کے تابع تھے۔ لیکن اگر باعث کمال اگر اسلام ہے تو سیدنا صدیق اکبرؓ ہے جو کسی طرح بھی اعلان رسالت کے وقت رسول اکرمؐ کے ماتحت نہ تھے مگر رسول اللہ کی خاطر تمام دنیا سے تعلقات منقطع کیے تمام اعزہ و احباب کو خیرباد کہا اور رسول اکرمؐ کی غلامی کو اختیار کیا اور پھر جب ظلم و ستم کی انتہا ہو گئی قریش مکہ ایک غیر انسانی فیصلے پر اتر آئے۔

خدائے بزرگ و برتر کی محبوب ترین شخصیت کے ساتھ سوشل بائیکاٹ کا فیصلہ کیا اور شعب ابی طالب میں محصور کیا تو سیدنا صدیق اکبرؓ نے بھی بخوشی رسول خداؐ کے ساتھ مصائب و آلام برداشت کیے۔ حق و باطل کا معرکہ چلتا رہا اور ایک دن وہ افسوسناک اور المناک وقت بھی آ گیا کہ جب مشرکین نے پیغمبر انسانیت کو اپنے وطن مالوف یعنی مکہ مکرمہ سے نکلنے پر مجبور کیا پیغمبر اعظمؐ نے ہجرت اگرچہ خدائے کائنات کے حکم سے کی تھی۔ مگر ہجرت کے اسباب اہل مکہ کا ظلم و ستم اور غیر انسانی حرکات ہی تھیں جب ہادی عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کا قصد فرمایا تو رب کائنات نے رفاقت کے لئے سیدنا صدیق اکبرؓ کا انتخاب کیا یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کا انکار ناممکن ہے تفسیر حسن عسکری میں ہے کہ جب مشرکین نے بیت رسولؐ کا محاصرہ کیا جب جبرائیل امینؑ کو رسول معظمؐ کے پاس بھیج کر یہ پیغام دیا "ان اللہ امرک ان تستصحب ابابکر" (ترجمہ) بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ ابوبکرؓ کو اپنے ساتھ لے جائیں ص۱۹۱ اس انتخاب سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو گئی کہ سیدنا الامام الصدیقؓ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی تمام اصحابؓ رسول سے افضل اور زیادہ صاحب عظمت ہیں آپ نے اس محسن اعظمؐ خلیفہ بلا فصل کے آخری ایام کو دیکھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسلام اور امت مسلمہ کی جو خدمات انجام دیں ہیں ان کا انکار کوئی حقیقت پسند نہیں کر سکتا۔ محسن انسانیتؐ کی وفات پاک کے بعد دین اسلام اور ملت اسلامیہ کی پاسبانی کا کام جو جان سے زیادہ بوجھل اور ناقابل برداشت تھا اسے اسلام کے عظیم ترین فرزند حضرت سیدنا الامام ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اصرار پر اپنے کندھوں پر اٹھایا۔ مگر فراق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دکھ انہیں اندر ہی اندر سے کھائے جا رہا تھا نتیجہ یہ نکلا کہ پیغمبر انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات حسرت آیات کے صرف دو سال بعد اس عالم سے رخصت ہو کر پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو انور میں آرام فرما ہوئے۔ وفات نبویؐ کے بعد دوسروں کو تو پیغام تسکین پہنچایا مگر اپنے دل کی بیقراری میں اضافہ ہوتا چلا گیا اس بے چینی کا اندازہ درج ذیل واقعہ سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے وہ ایک روز ایک درخت کے نیچے استراحت فرما رہے تھے کہ ایک چڑیا کو اڑتے ہوئے دیکھا تو بے ساختہ فرمانے لگے۔

"اے چڑیا تو کتنی خوش نصیب ہے درختوں کے پھل کھاتی ہے اور ٹھنڈی چھاؤں میں خوش ہوتی ہے اور پھر موت کے بعد تو وہاں چلی جائے گی۔ جہاں تجھ سے کچھ باز پرس نہ ہوگی۔ اے کاش ابوبکرؓ بھی اس قدر خوش نصیب ہوتا۔" فراق پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اکثر ایسے ہی فرمایا کرتے تھے۔ کبھی درخت سے خطاب کرتے کبھی پرندوں سے۔

غور فرمائیں۔ مفارقت نبویؐ کے بعد ابوبکرؓ کی کیا

حالت تھی؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے دو برس تین مہینے اور گیارہ دن بعد کہیں سے ہدیہ کا گوشت آیا اسے تناول فرمانے لگے شریک طعام ایک صحابی رسولؐ تھے۔ شریک طعام نے عرض کی۔ اے امیر المومنین مجھے اس گوشت سے زہر کی آمیزش کا اشتباہ ہو رہا ہے۔ آپؓ نے گوشت کو چھوڑ دیا تھوڑا سا جو گوشت کھا لیا تھا اس سے طبیعت پاک میں اضمحلال پیدا ہو گیا، ۷ جمادی الثانی ۱۳ھ کو غسل فرمایا جس سے بخار ہو گیا اور اسی بخار سے روز بروز حالت خراب ہوتی چلی گئی اس دوران آپؓ باقاعدگی سے مسجد نبوی میں تشریف لاتے رہے اور صحابہ کرامؓ کی رہنمائی فرماتے رہے لیکن جب مرض نے بہت زیادہ غلبہ پا لیا تو فاروق اعظمؓ کو بلا کر امامت نماز کا حکم دیا اور ساتھ ہی طبع کمزوری کی وجہ سے جانشین رسولؐ کا فکر پیدا ہوا صحابہ کرامؓ کی نگاہ پر نظر دوڑائی اہم ترین شخصیت فاروق اعظمؓ کی نظر آئی دیگر اجلہ صحابہ کرامؓ بلا کر حضرت سیدنا فاروق اعظمؓ کے متعلق دریافت کیا سب صحابہؓ نے تقریباً یہی جواب دیا کہ عمر فاروقؓ کی مثل ہم میں کوئی اور نہیں ہے تکمیل مشاورت کے بعد سیدنا عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو طلب فرمایا اور عہد نامہ خلافت لکھنے کا حکم صادر فرمایا عہد نامہ لکھواتے ہوئے غشی کا دورہ ہوا ہوش میں آنے کے بعد فرمایا جو کچھ لکھا ہے اسے سناؤ حضرت سیدنا عثمانؓ نے حسب حکم وہ سارا عہد نامہ سنایا تو حضرت صدیق اکبرؓ بے ساختہ اللہ اکبر پکار اُٹھے اور فرمایا اللہ تمہیں جزائے خیر عطا فرمائے تکمیل عہد نامہ کے بعد سیدنا عثمان ذی النورینؓ اور ایک انصاریؓ کو مسجد نبوی شریف میں بھیجا کہ وہ عہد نامہ کو جا کر مسلمانوں کو سنا دیں۔ خود بالا خانے میں تشریف لے گئے اور مجمع سے مخاطب ہو کر فرمایا کیا تم اس شخص کو قبول کرو گے جسے میں تم پر خلیفہ مقرر کروں اللہ پاک کی قسم میں نے غور و فکر میں ذرا برابر کمی نہیں کی ہے اور میں نے اپنے کسی عزیز و قریب کو بھی تجویز نہیں کیا میں عمر ابن خطاب کو اپنا جانشین مقرر کرتا ہوں۔ جو کچھ میں نے کیا ہے اسے تسلیم کر لو۔" پھر ایک اجتماعی وصیت نامہ تحریر کر کے سنایا جس میں حق پر مکمل طور پر

کاربند رہنے اور باطل کے خلاف ہمیشہ برسر پیکار رہنے کی تعلیم اور دیگر اساسی تعلیمات پر عمل کرنے کی وصیت تھی۔

لوگوں کو وصیت کرنے کے بعد آپؓ گھر تشریف لے گئے اور حضرت سیدنا عمر فاروق اعظمؓ کو گھر میں بلا کر علیحدگی میں مناسب وصیتیں کیں اور بارگاہ خداوندی میں ہاتھ بلند کر کے فرمایا "الٰہ العالمین میں نے یہ انتخاب اس لئے کیا تا کہ مسلمانوں کی بھلائی ہو جائے مجھے یہ خوف تھا کہ کہیں مسلمان فتنہ و فسا میں مبتلا نہ ہو جائیں اے پروردگار میں نے جو کیا ہے اسے تو بہتر جانتا ہے۔ میرے غور و فکر نے یہی رائے قائم ہے اور اس لئے میں نے ایک شخص کو والی مقرر کیا ہے جو میرے نزدیک سب سے زیادہ مستقل مزاج ہے اور سب سے زیادہ مسلمانوں کی بھلائی کا آرزو مند ہے وغیرہ۔ تمام متقدین و متاخرین علمائے کرام نے لکھا ہیں کہ یہ صدیق اکبرؓ کی عظمت و جلالت و قبولیت کا معجزہ تھا کہ خلافت کے اس مشکل ترین اور پیچیدہ معاملے کو اس قدر سہولت اور خوش اسلوبی سے طے کر لیا تمام مشائخ علماء کا یہ

فتویٰ ہے کہ خلافت پر فاروق اعظمؓ کا تقرر حضرت سیدنا الامام ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اسلام اور امت مسلمہ پر اس قدر بڑا احسان ہے کہ تا قیامت اس کی نظیر نہیں مل سکتی۔ حضرت فاروق اعظمؓ نے اپنے دور خلافت کے چند سالوں میں جو کچھ کیا ہے۔ اس کی حقیقت یہ ہے کہ اسلام کی طاقت فرش زمین پر بکھری پڑی ہے آپ نے اس کو جمع کر کے عرش عظیم تک پہنچا دیا۔ پیغمبر سادات کے پہلے خلیفہ کی معیشت کی حالت تھی۔ کہ خلافت پر تقرر کے بعد بازار میں مزدوری کے ارادہ سے نکلے صحابہ کرامؓ نے دیکھ کر زبردستی آپؓ سے مزدوری ترک کرائی اور بیت المال سے وظیفہ لینے کی تاکید کی۔ صحابہ کرامؓ کے اصرار پر آپ نے بیت المال سے جو وظیفہ وصول کیا ہے اس کا حساب لگایا جائے جب حساب کیا گیا تو میزان چھ ہزار درہم بنے اپنے بیٹے کو بلا کر ارشاد فرمایا میری زمین فروخت کر کے یہ رقم بیت المال کو ادا کر دی جائے تعمیل حکم میں آپؓ کی زمین فوراً فروخت کر کے رقم بیت المال میں جمع کر دی گئی پھر ارشاد فرمایا کہ تحقیق کی جائے خلافت کے بعد

طبی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام
مطب صدیقی (رجسٹرڈ) قائم شدہ ۱۹۳۰ء
ھو الشافی
حکیم ظہور احمد صدیقی
کلاس A ، فون نمبر ۵۹۹
اوقاتِ مطب: موسم گرما ۷ تا ۱۲ / ۵ تا ۸ ، موسم سرما ۹ تا ۲ / ۵ تا ۷ ، جمعۃ المبارک ۹ تا ۱۲ بجے دوپہر
○ غرباء کے لئے علاج مفت ○ طلباء و طالبات کو خاص رعایت ○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز (انگریزی علاج) سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کریں۔ ملاقات سے پہلے وقت نوٹ کروالیں ○ عام طور پر حکماء امراض مخصوصہ کے علاج کیلئے مشہور کئے گئے ہیں۔ ماشاء اللہ ہمارے ہاں ہر قسم کا علاج کیا جاتا ہے ○ عورتوں کیلئے طبیبہ لیڈی ڈاکٹر اور بچے کا انتظام ہے۔
○ دیسی جڑی بوٹیاں ہی ہمارے مزاج کے مطابق ہیں ○ باہر کے مریض جوابی لفافہ ڈال کر فارم "تشخیص مرض" مفت منگوا سکتے ہیں مریض کے بارے میں ہر بات صیغہ راز میں رہے گی ○ احباب کے مشورے پر جڑی بوٹیوں کا سٹور بھی قائم کر دیا ہے۔ نادر و نایاب ادویات بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔
صدیقی دواخانہ رجسٹرڈ مین بازار حافظ آباد، ضلع گوجرانوالہ

میرے مال میں کیا اور کتنا اضافہ ہوا۔ تحقیق کے بعد معلوم ہوا کہ پہلا اضافہ ایک غلام کا ہے دوسرا اضافہ ایک اونٹنی کا ہے اور تیسرا اضافہ ایک معمولی سی چادر کا ہے اللہ اللہ مسلمانوں کا امیر کا قبول خلافت کے بعد یہ اثاثہ ہے اور اس پر بھی حال یہ کہ آپ کو تاپا گیا تو فرمایا کہ میری وفات کے بعد یہ تینوں چیزیں خلیفہ وقت کے پاس پہنچا دی جائیں وفات کے بعد جب یہ اشیاء حضرت فاروق اعظمؓ کے پاس لائی گئیں تو حضرت سیدنا فاروق اعظمؓ بے ساختہ رو پڑے اور فرمایا اے ابوبکر صدیقؓ آپ نے اپنے جانشینوں کے لئے کام بہت دشوار کر دیا جس دن وفات ہوئی اس سے قبل سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کو بلا کر دریافت کیا۔ سرکار دو جہاں کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا؟ حضرت صدیقہؓ نے عرض کیا تین کپڑوں میں۔ آپ نے فرمایا کہ میرے کفن میں بھی تین کپڑے ہوں۔ دو چادریں یہ میرے بدن پر ہیں انہیں دھو کر استعمال کر لیں اور ایک کپڑا نیا بنا لیا جائے صدیقہ کائناتؓ نے نہایت ہی دردمندانہ انداز میں عرض کیا ابا جان ہم اس قدر غریب نہیں ہیں کہ نیا کفن نہ خرید سکیں اس محسن انسانیتؓ نے جواب دیا بیٹی نئے کپڑوں کی مُردوں کی نسبت زندوں کو زیادہ ضرورت ہے میرے لئے یہی پرانے کپڑے ٹھیک ہیں۔ الغرض وہ علالت جو جمادی الثانی کے پہلے ہفتے میں زہر آلود گوشت کی وجہ سے شروع ہوئی تھی اس میں بجائے افاقے کے اضافہ ہوتا چلا گیا اور تقریباً پندرہ دن اسی حالت میں چلے گئے جمادی الثانی کے تیسرے ہفتے میں پیر کے روز مغرب اور عشاء کے درمیان اس دعا رب الحقنی بالصالحین اے میرے رب مجھے اٹھا اور نیک بندوں میں شامل فرما پھر اس عظیم ہستی کا سفر مکمل ہوا اور "اے اطمینان والے نفس جس محبوب حقیقی سے تو دل لگائے ہوئے تھا اب ہر قسم کے جھگڑوں سے یکسو ہو کر راضی خوشی اس کے مقام قرب کی طرف چل اور اس کے مخصوص بندوں میں شامل ہو جا اور اس عالیشان جنت میں قیام کر" کی صدا آئی اور روح مبارک قفس عنصری سے پرواز

باقی صفحہ ۳۰ پر

اسلام میں حُسنِ اخلاق کی تعلیم

ڈاکٹر مولانا عبدالرزاق سکندر

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن اخلاق کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"إنما بعثت لأتمم مكارم الأخلاق"

ترجمہ: مجھے تو اس لئے بھیجا گیا ہے تاکہ میں کریمانہ اخلاق کی تکمیل کروں۔

گویا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے مقاصد میں ایک اہم مقصد مکارم اخلاق کی تکمیل تھی۔ کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے بھی انسانی معاشرے میں اخلاق موجود تھے۔ لیکن وہ ناقص تھے۔ ان کی اصل شکل جو سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام کے ذریعہ امتوں تک پہنچی تھی۔ اس میں انسانوں نے کمی بیشی کر کے ان کی شکل بگاڑ دی تھی۔ اس لئے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ نے ان اخلاق کریمہ کو انکی اصل صورت میں اپنے قول و عمل سے پیش فرما کر ان کی تکمیل فرما دی۔ اور امت کے سامنے ایک کامل و مکمل نمونہ پیش فرما دیا جس کی گواہی خود اللہ رب العزت نے قرآن کریم میں دی ہے۔ ارشاد باری ہے۔

(وانك لعلى خلق عظيم)

("اور بیشک آپ بڑے بلند اخلاق پر قائم ہیں")

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف انداز میں امت کو حسن اخلاق کی ترغیب فرمائی ہے۔ آپ نے فرمایا:

"ان من خياركم أحسنكم اخلاقاً (متفق علیہ)

"تمہارے اچھے لوگوں میں ایک وہ شخص ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں"۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"أكمل المؤمنين ايماناً احسنهم خلقاً" (ترمذی)

(ایمان والوں میں مومن کامل وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں قیامت کے روز جب بندوں کے اعمال تولے جائیں گے تو یہ اعمال میں وزن کا ذریعہ بنیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ما من شئى أثقل في ميزان العبد المؤمن يوم القيامة من حسن الخلق، وإن الله يبغض الفاحش البذئ (الترمذی)

فرمایا: (قیامت کے روز ایک مومن شخص کے میزان اعمال میں حسن اخلاق سے بڑھ کر کوئی چیز وزنی نہیں ہوگی۔ اور اللہ تعالیٰ فحش گو اور بدزبان شخص کو ناپسند کرتا ہے)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ وہ کون سی صفت ایسی ہے جس کے ذریعہ لوگ زیادہ جنت میں جائیں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا

"تقوى الله وحسن الخلق" (الترمذی)

(ایک تقویٰ اور دوسری حسن اخلاق) اس لئے کہ تقویٰ اختیار کرنے سے بندے اور خالق کے درمیان تعلق درست ہوتا ہے اور حسن اخلاق سے بندوں کے آپس کے تعلقات ٹھیک ہوتے ہیں

ایک روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض اور صفات کے ساتھ حسن اخلاق کی فضیلت بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"أنا زعيم ببيت في ربض الجنة لمن ترك المراء وإن كان محقا. وببيت في وسط الجنة لمن ترك الكذب وان كان مازحا وببيت في أعلى الجنة لمن حسن خلقه. (ابوداؤد)

فرمایا: (میں ضامن ہوں ایک گھر کا جنت کے صحن میں اس شخص کے لئے جو شخص کہ لڑائی جھگڑا چھوڑ دے اگرچہ وہ حق پر ہو اور ضامن ہوں ایک گھر کا اس شخص کے لئے جو جھوٹ بولنا چھوڑ دے اگرچہ وہ مذاق ہی کر رہا ہو۔ اور ضامن ہوں ایک گھر کا جنت کے اونچے مقامات میں اس شخص کے لئے جس نے اپنے اخلاق درست کر لئے)

اسلام عدل و انصاف کا حکم دیتا ہے، اور ایک شخص کو یہ حق دیتا ہے کہ اگر اس پر کوئی زیادتی اور ظلم کرے تو وہ اتنا ہی بدلہ لے سکتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ حسنِ اخلاق کی بھی تعلیم و ترغیب دیتا ہے۔ اسلام یہ سکھاتا ہے کہ اگر ایک شخص پر دوسرے نے ظلم کیا ہے تو وہ اس سے اس کا بدلہ لے سکتا ہے لیکن اس کے ساتھ وہ حسنِ اخلاق کی بھی تعلیم و ترغیب دیتا ہے اسلام یہ سکھاتا ہے کہ اگر ایک شخص پر دوسرے نے ظلم کیا ہے تو وہ اس سے اس کا بدلہ لے سکتا ہے لیکن وہ ایک ساتھ یہ بھی کہتا ہے کہ اگر تم بدلہ نہ لو بلکہ معاف کر دو تو یہ اخلاق کی بات ہے۔ اور معاف کر کے مزید اس کے ساتھ احسان کرو تو یہ اور اونچے اخلاق کی بات ہے۔

اس سلسلہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک جامع ارشاد ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"صل من قطعک و اعط من حرمک واعف عمن ظلمک، واحسن الی من اساء الیک"

(جو تجھ سے قطع رحمی کرے تو اس سے صلہ رحمی کر۔ جو تجھے نہ دے تو اسے دے، جو تجھ پر ظلم کرے تو اسے معاف کر دے اور جو تمہارے ساتھ برا سلوک کرے تم اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ اخلاقی تعلیمات آپ کی زندگی میں روز روشن کی طرح واضح ہیں جن کی نظیر انسانی تاریخ پیش کرنے سے قاصر ہے۔

کون نہیں جانتا کہ مکی زندگی کے تیرہ سال میں مکہ والوں نے آپ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر کیا کیا ستم ڈھائے انہیں شہید کیا گیا۔ تپتی ریت اور آگ کے جنگاروں پر لٹایا گیا انہیں مکہ میں اپنے گھر بار چھوڑنے پر مجبور کیا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو طرح طرح کی تکلیفیں دی گئیں۔ آپ کے راستے میں کانٹے بچھائے گئے۔ نماز میں سجدہ کی حالت میں اونٹ کی اوجھڑی سر پر ڈالی گئی۔ اور آخر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا ناپاک منصوبہ بنایا گیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کی حفاظت فرمائی اور آپ اپنے یارِ غار حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔

لیکن چند ہی سال کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہزاروں جاں نثاروں کے ساتھ فاتح کی حیثیت سے مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے ہیں لیکن نہایت تواضع اور انکساری کے ساتھ اور رب العزت کا شکر ادا کرتے ہوئے داخل ہوتے ہیں۔ پھر بیت اللہ کے سامنے ان تمام مجرموں کو آپ کے سامنے لایا جاتا ہے۔ اور یہ وہی لوگ ہیں جن کے مظالم ابھی بیان ہوئے ہیں۔ آج اگر دنیا کا کوئی اور فاتح ہوتا تو وہ اپنے دشمنوں کے ساتھ کیا سلوک کرتا۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے رسول ہیں۔ آپ رحمۃ للعالمین ہیں۔ اور اخلاق کے اونچے مقام پر فائز ہیں۔ آپ نے ان سب سے مخاطب ہو کر فرمایا: بتاؤ تمہارا کیا خیال ہے میں تمہارے ساتھ کیا برتاؤ کروں گا؟ تو سب نے بیک زبان کہا:

"أخ كريم وابن أخ كريم"

آپ ایک شریف بھائی ہیں اور ایک شریف بھائی کے فرزند ہیں تو آپ نے فرمایا: میں آج تم سے وہی بات کہتا ہوں جو میرے بھائی یوسف نے اپنے بھائیوں سے کہی تھی:

"لا تثريب عليكم اليوم يغفر الله لكم"

(آج تم پر ملامت بھی نہیں ہے۔ اللہ تمہیں معاف کرے) یعنی تمہارے جرائم پر سزا دینا تو درکنار آج تمہارے جرائم کا تذکرہ کر کے ان پر تمہیں ملامت بھی نہیں کی جائے گی پھر فرمایا:

"اذهبوا فأنتم الطلقاء"

(جاؤ تم سب آزاد ہو)

اسی حسنِ اخلاق کا نتیجہ تھا کہ وہ سب مسلمان ہوئے، اور دل و جان سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے لگے۔ اور دشمن کی بجائے دوست بن گئے۔

بہر حال ایک مسلمان سے مطلوب یہ ہے کہ وہ حسنِ اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہر شخص سے خندہ پیشانی سے پیش آئے، دوسرے کی غلطی اور زیادتی معاف کر دے۔ اور برائی کا بدلہ بھلائی سے دے ارشادِ خداوندی ہے:

"ولا تستوي الحسنة ولا السيئة ادفع بالتي هي احسن فاذا الذي بينك وبينه عداوة

باقی صفحہ ۳۰ پر

"قادیانی مصنوعات"

ملک عزیز میں قادیانی مرتدین کی بہت سی مصنوعات "مارکیٹ میں بکتی ہیں" اور مسلمان لاعلمی میں خرید کر دشمنِ دین وایمان قادیانیوں کے ساتھ تبلیغ ارتداد میں معاون بنتے ہیں۔

دینی غیرت اور اپنے مسلمان بھائیوں کے ایمان کے تحفظ کے جذبہ کے تحت آپ کو جتنی قادیانی مصنوعات از قسم کاٹن کپڑا سیمنٹ، شوگر، مشروبات، بیکری وغیرہ، قادیانیوں کی فیکٹریاں، کارخانہ جات اور تجارتی اداروں کا علم ہو۔ مکمل نام پتہ اور تفصیلات سے ہمیں آگاہ فرما دیں۔ تاکہ تبلیغ ارتداد میں نادانستہ طور پر شریک ہونے والے اپنے مسلمان بھائیوں کو آگاہ کیا جا سکے۔

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

حیاتِ نبیؐ

انسانیت کاملہ کا ایک نمونہ

حکیم حبیب شیدائی آمبوری

انسانی زندگی کے لئے وہی شخصیت نمونہ بن سکتی ہے جس کی سیرت میں یہ چار چیزیں پائی جائیں۔ تاریخیت، کاملیت جامعیت، اور عملیت۔

تاریخیت ایسی کہ تمام دنیا متفق ہے کہ اسلام نے اپنے پیغمبر کی بلکہ ہر اس چیز کی اور اس شخص کی جس کا ادنیٰ سا تعلق بھی حضرت کی مبارک زندگی سے تھا جس طرح حفاظت کی ہے وہ عالم کے لئے مایۂ حیرت ہے آنحضرتؐ کے اقوال و افعال اور متعلقات زندگی کی روایت، تحریر اور تدوین کا فرض صحابۂ کرام اور اس کے بعد تابعین اور تبع تابعین نے انجام دیا جب تمام سرمایۂ روایت تحریری صورت میں آگیا تو ان تمام راویوں کے نام و نشان، تاریخ زندگی، اخلاق، عادات کو بھی تحریر میں لایا گیا۔ جس کی تعداد ایک لاکھ کے قریب ہے اور ان سب کے مجموعہ احوال کا نام اسماء الرجال ہے، ایسی مستند سیرت بتایئے کس کی ہو سکتی ہے۔

آنحضرتؐ کی کاملیت کا یہ عالم کہ پوری زندگی لوگوں کے سامنے موجود ہے۔ آنحضرتؐ کی زندگی کا کوئی لمحہ پردہ میں نہ تھا۔ اندر آپ بیوی اور بچوں کے مجمع میں ہوتے تھے۔ باہر معتقدوں اور دوستوں کی محفل میں۔ آپ خواہ جلوت میں ہوں یا خلوت میں، مسجد میں یا میدان جہاد میں، عبادت گاہ میں مصروف ہوں یا فوجوں کی درستی میں، مجلس میں وعظ فرما رہے ہوں۔ یا خلوت میں آرام فرما ہوں ہر وقت ہر شخص کو حکم تھا کہ جو کچھ میری حالت اور کیفیت ہو وہ سب منظر عام پر لائی جائے ازواج مطہرات آپ کے خلوت خانوں کے حالات سنانے اور بتانے میں مشغول ہیں۔ اصحاب صفہ کا کام محض آپ کے ملفوظات سننا۔ آپ کے حالات دیکھنا اور ہمہ وقت آپ کی معیت میں گزارنا تھا۔ آنحضرتؐ پر جو لوگ ایمان لائے وہ معمولی قسم کے افراد نہیں تھے۔ بلکہ ایک ایسی آزاد قوم کے افراد تھے جو اپنی عقل و دانش کے لحاظ سے ممتاز تھی جس نے ابتدائے آفرینش سے آج تک کبھی کسی کی اطاعت نہیں کی تھی وہ لوگ جو مشہور و معروف تاجر تھے۔ جن کی دقیقہ سنجی، نکتہ رسی اور عقل و ذہانت کے ثبوت مسائل اور احکام کی صورت میں آج بھی موجود ہیں۔

کیا ایک لمحہ کے لئے بھی کوئی یہ تصور کر سکتا ہے کہ ایسے پرزور قوی بازو، اصحاب عقل و خرد سے آنحضرتؐ کا کوئی حال چھپا رہ سکتا تھا؟ اور وہ دھوکہ کھا سکتے تھے؟ بلکہ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے آپ کی ایک ایک جنبش کی نقل کی ہے۔ اور آپ کے نقش قدم پر چلنا اپنی سعادت سمجھتے تھے۔ یہ آپ کی کاملیت کی ناقابل تردید دلیل ہے۔

عزم و استقلال، شجاعت، صبر، شکر، توکل، رضا بتقدیر، مصیبتوں کی برداشت، قربانی، قناعت، استغناء، جود، تواضع، خاکساری، مسکنت، بغرض نشیب و فراز بلند و پست ہر ایک اخلاقی پہلو کیلئے جو مختلف انسانوں کو مختلف حالتوں میں ــــ اور مختلف صورتوں میں پیش آتے ہیں۔ ہم کو عملی ہدایت اور مثال کی ضرورت ہے مگر وہ کہاں مل سکتی ہے؟ صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس۔ ایک ایسی شخصی زندگی جو ہر طائفہ انسانی اور ہر حالت انسانی کی مختلف زندگیوں اور ہر قسم کے صحیح جذبات اور کامل اخلاق کا مجموعہ ہو۔ صرف رسول اللہ کی سیرت ہے۔ اگر تم دولت مند ہو تو مکہ کے تاجر اور بحرین کے خزینہ دار کی پیروی کرو۔ اگر تم غریب ہو تو شعب ابی طالب کے قیدی اور مدینہ کے مہمان کی کیفیت سنو۔ اگر تم استاذ ہو، اور معلم ہو تو صفہ کی درسگاہ کے معلم قدس کو دیکھو۔ اگر تم شاگرد ہو تو روح امینؑ کے سامنے بیٹھنے والے کو دیکھو اگر تم تنہائی اور بے کسی کے عالم میں حق کی منادی کا فرض انجام دینا چاہتے ہو تو مکہ کے بے یار و مددگار نبی کا اسوہ تمہارے سامنے ہے۔ اگر تم حق کی نصرت کے بعد دشمنوں کو زیر اور اپنے مخالفوں کو کمزور بنا چکے ہو تو فاتح مکہ کا نظارہ کرو۔ اگر تم جوان ہو تو مکہ کے ایک چرواہے کی سیرت پڑھو۔ اگر تم یتیم ہو تو عبداللہ اور آمنہ کے گوشۂ جگر کو نہ بھولو۔ اگر تم بیویوں کے شوہر ہو تو خدیجہؓ اور عائشہؓ کے مقدس شوہر کی حیات پاک کا مطالعہ کرو۔ اگر تم عدالت کے قاضی ہو اور پنچایتوں کے ثالث ہو تو کعبہ میں نورِ آفتاب سے پہلے داخل ہونے والے ثالث کو دیکھو، جو حجر اسود کو کعبہ کے ایک کونے میں کھڑا کر رہا ہے۔ مدینہ کی کچی مسجد کے صحن میں بیٹھنے والے منصف کو دیکھو جس کی نظر انصاف میں شاہ و گدا اور امیر و غریب برابر تھے۔ تمہاری سیرت کی درستی و اصلاح کے لئے سامان۔ تمہارے ظلمت خانے کے لئے ہدایت کا چراغ اور رہنمائی کا نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جامعیت کبریٰ کے خزانے میں ہر وقت اور ہمہ دم مل سکتا ہے۔

حضورؐ کے علاوہ جن شخصیتوں کو دنیا مانتی ہے۔ ان کی سیرتوں کے تمام صفحات پڑھ جایئے۔ دلچسپ تصویریں ملیں گی، دلاویز حکایتیں ملیں گے۔ خطیبانہ بلند آہنگیاں ملیں گی۔ تقریر کا زور و شور اور فصاحت و بلاغت کا جوش نظر آئے گا۔ موثر تمثیلیں تھوڑی دیر کے لئے دل خوش کر دیں گی مگر جو چیز نہیں ملے گی وہ عمل، کام اور اپنے احکام اور نصیحتوں کو آپ برت کر اور کر کے دکھانا ہے بحیثیت ایک عمل پیغمبر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک درحقیقت قرآن حکیم کی عملی تفسیر ہے۔ جو حکم آپ پر اتارا گیا آپؐ نے خود اس کو کر کے دکھایا۔ ایمان، توحید، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، صدقہ و خیرات جہاد، ایثار، قربانی، عزم، استقلال، صبر، شکر، ان کے علاوہ اور حسن عمل اور حسن خلق کی باتیں جس قدر آپ نے

باقی ص۳ پر

ہمارا ایک مہلک مرض

حضرت مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہ

ہم لوگ جو نماز روزہ وغیرہ کی ظاہری پابندی کی وجہ سے دیندار سمجھے جاتے ہیں اور بظاہر آخرت کی فکر سے بالکل غافل بھی نہیں ہیں۔ ان میں بھی ایک بڑی تعداد فی زمانا ایک شدید مرض میں مبتلا ہے (اور ان سطور کے راقم کا احساس ہے کہ وہ بھی کسی درجہ میں اس میں مبتلا ہے۔ اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے) وہ مرض یہ ہے کہ کسی معاملہ میں جب کسی سے اختلاف ہوجاتا ہے تو اس کے بارے میں حسن ظن اور نیک گمان کی بجائے ہمارا ذہن سوءظن اور بدگمانی ہی کی طرف چلتا ہے جو اگر بے دلیل ہو تو سخت گناہ ہے۔ قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ ۔ (الحجرات)

ترجمہ: اے ایمان والو بہت سے گمانوں سے پرہیز کرو (یاد رکھو) بعض گمان سراسر گناہ ہوتے ہیں۔

اس آیت میں جس گمان "اثم" (گناہ) بتلایا گیا ہے وہ بے دلیل اور بے ثبوت بدگمانی ہے۔ کسی سے اختلاف ہوجانے کی وجہ سے بے دلیل بدگمانی کے علاوہ یہ بھی ہوتا ہے کہ اگر اس بھائی کے خلاف کوئی بات کسی سے سن لی جائے تو بغیر تحقیق کے دل اس کو قبول کرلیتا ہے۔ اور بے تکلف دوسروں سے بھی بیان کردیا جاتا ہے۔ یہ بھی معصیت اور گناہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد ہے

کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع

ترجمہ: آدمی کے جھوٹا ہونے کے لئے یہ بات کافی ہے کہ وہ جو کچھ کسی سے سنے اس کو دوسروں سے بیان کرے:

پھر اس بھائی کی غیبت سے بھی پرہیز نہیں ہوتا جو شدید ترین محرمات میں سے ہے، قرآن پاک میں اس کو اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانے جیسا حرام اور گھناؤنا گناہ فرمایا گیا ہے۔ ارشاد ہے

ولا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیه میتا فکرهتموه (الحجرات)

ترجمہ: اور تم میں سے کوئی کسی دوسرے (مسلمان بھائی) کی غیبت نہ کرے کیا تم میں سے کوئی پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے، پھر تم اس سے گھن ہو۔

واضح رہے کہ قرآن وحدیث اور شریعت کی اصطلاح میں غیبت یہ ہے کہ کسی کے کسی واقعی گناہ یا کسی بری عادت کا (بغیر ایسی ضرورت کے جو شرعاً معتبر ہو) اس کے پیچھے تذکرہ کیا جائے جس کا اگر اس کے سامنے ذکر کیا جائے تو اس کو ایذا پہنچے اور ناگواری ہو اور اس کی وجہ سے لوگوں کی نظر میں اس کی بے آبروئی ہو۔

بہر حال اس کو غیبت جب ہی کہا جائے گا جبکہ وہ شخص فی الواقع اس گناہ کا مرتکب ہو، اور جو بات غیبت کے طور پر کہی گئی ہو واقعہ کے لحاظ سے صحیح ہو غلط نہ ہو۔ اگر وہ بات غلط اور خلاف واقعہ ہوگی تو اس کو غیبت نہیں کہا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں وضاحت فرمائی ہے کہ اس بات کو غیبت نہیں بلکہ تہمت اور بہتان کہا جائے گا۔ اور وہ غیبت سے بڑا اور شدید ترین گناہ ہے پھر اگر ہم اس غیبت یا تہمت اور بہتان والی بات کو لکھ کر کسی رسالہ یا اخبار میں شائع کرائیں (جس کو ہزاروں بندگان خدا پڑھیں گے) تو ظاہر ہے کہ حرمت اور معصیت میں اس کا درجہ اسی حساب سے بڑھ جائے گا۔ ایک حدیث شریف میں غیبت یا تہمت اور بہتان کا اخروی انجام بیان فرمایا گیا ہے کہ جس شخص نے غیبت کی ہے یا بہتان لگایا ہے یا ایذا دی ہے یا کسی بھی قسم کا ظلم کیا ہے۔ (اگرچہ وہ بڑا عابد زاہد ہو) قیامت کے دن اس کی نماز روزہ اور صدقہ خیرات اور تلاوت و ذکر اللہ جیسی نیکیاں ان لوگوں کو دلوادی جائیں گی جن کی اس نے غیبت کی ہوگی یا جن پر بہتان لگایا ہوگا۔ یا ایسی کوئی بھی زیادتی کی ہوگی۔ اور اگر اس کی نیکیوں سے اس کے سب مظلوموں کا حساب بے باق نہ ہوا تو ان مظلوموں کے گناہ اس غیبت کرنے یا بہتان لگانے والے یا کوئی بھی ظلم و زیادتی کرنے والے کو لادیئے جائیں گے۔ اور پھر اس کو جہنم میں جھونک دیا جائے گا — العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اس حقیقت کے سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے کہ جب ہم اپنے کسی مخالف کی غیبت کرتے یا بہتان لگاتے ہیں تو ہم اپنے کو دوزخ میں اور اپنے اس مخالف کو جنت میں پہنچانے کا سامان کرتے ہیں۔ اللّٰھم احفظنا! اللّٰھم احفظنا!

حق گوئی اور استقامت کی درخشندہ مثال

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

امام ابوبکر محمد بن احمد بن سہل الرملی المعروف بہ "ابن النابلسی" اپنے دور کے بہت بڑے محدث، عابد و زاہد اور صائم الدہر تھے حدیث و فقہ میں امام تھے۔ فاطمیوں نے جب مصر پر غلبہ حاصل کیا تو اسمٰعیلی عقائد کو لوگوں پر بزور شمشیر مسلط کرنا چاہا۔ ابن النابلسی شہیدؒ ان کی اس حرکت سے نالاں تھے اور وہ نہ صرف ان کے اس طرز عمل پر تنقید کرتے تھے، بلکہ ان کے خلاف جہاد کا فتویٰ دیتے تھے۔ اسماعیلی حکمران انہیں گرفتار کرنا چاہتے تھے۔ وہ رملہ سے دمشق چلے گئے۔ وہاں کے گورنر نے ان کو گرفتار کرکے لکڑی کے پنجرے میں بند کرکے مصر بھیج دیا۔ یہ ۳۶۳ھ کا واقعہ ہے۔ اس وقت ابوتمیم معز فاطمی حکمران تھا۔ اور اس کا غلام امیر عساکر "جوہر" سیاہ و سفید کا مالک تھا ابن النابلسی شہیدؒ کو قائد جوہر کے سامنے پیش کیا گیا۔ جوہر نے پوچھا کہ تم نے یہ فتویٰ دیا کہ اگر کسی کے

باقی صفحہ ۲۹ پر

ضبط و ترتیب: منظور احمد الحسینی

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

ایک مسئلہ کی دریافت

ایک صاحب ______ کراچی

س: ایک رشتہ تبادلہ کا تھا جس میں ایک طرف آباد ہے اور بال بچے ہیں دوسری طرف لڑکا پیدائشی نامرد ہے۔ جس کی تصدیق خود ڈاکٹر، اور لڑکا بھی کرتا ہے۔ اور علاج وغیرہ بھی کرایا گیا لیکن معالج نے صرف اس وجہ سے لڑکے کو جواب دے دیا کہ یہ پیدائشی طور پر صحیح نہیں ہے۔ اس لئے اس کا علاج نہیں ہو سکتا اور عورت نے عدالت میں اپنے خاوند پر تنسیخ نکاح کا دعویٰ کیا۔ اور حاکم وقت نے فیصلہ بھی عورت کے حق میں دے دیا کہ عورت بغیر اپنے خاوند کے طلاق لے کے کسی اور جگہ نکاح کر سکتی ہے۔ جب کہ خاوند سے بار بار طلاق کا اصرار بھی کیا گیا لیکن وہ بضد ہے اور طلاق نہیں دیتا۔ ان تمام صورتوں کے ہوتے ہوئے از روئے شریعت محمدیؐ کے جواب باصواب عنایت فرماویں۔

ج: صورت مسئولہ میں جب لڑکا پیدائشی نامرد ہے۔ اور اس کی تصدیق ہو چکی ہے کہ اس کا علاج نہیں ہو سکتا تو لڑکے پر لازم ہے کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دے دے۔ اور اگر وہ طلاق نہیں دیتا تو عدالت ان دونوں کے درمیان تفریق کا فیصلہ طلاق کے حکم میں ہوگا۔ لہٰذا لڑکی دوسری جگہ (عدت کے بعد) نکاح کر سکتی ہے۔ واللہ اعلم۔

قطروں کا آنا

سائل ______ محمد ادریس

س: مجھے پیشاب کی تکلیف ہو گئی ہے پیشاب بالکل صحیح آتا ہے لیکن اس کے بعد چند قطرات اندر رک جاتے ہیں اور کھڑے ہو کر تھوڑا چلنے پھرنے سے خارج ہو جاتے ہیں میں نے بہت علاج کرایا لیکن آرام نہیں آیا اب میں نے یہ کیا ہے کہ ٹیشو پیپر استعمال کرتا ہوں اس حالت میں اگر نماز پڑھانی پڑے تو کیا نماز ہو جائے گی یا نہیں اگر اس کے بعد بھی کوئی قطرہ نکلتا ہو جس کا مجھے نہ پتہ چلتا ہو تو اس کا کیا حکم ہوگا۔

ج: آپ کا طریقہ صحیح ہے جب اطمینان ہو جائے کہ اب قطرہ نہیں آئے گا اس وقت استنجا کر کے وضو کیا جائے۔ اس کے بعد اگر قطرہ آنا معلوم ہو جائے تو وضو اور استنجا دوبارہ کر لیا جائے۔ ورنہ وہم نہ کیا جائے۔

بیوی کی کمائی اور شوہر کا حق!

احمد محی الدین ______ کراچی

س: زید کی بیوی ڈاکٹر ہے اور خواتین کے لئے مخصوص دواخانہ میں ملازم ہے۔ اس سلسلہ میں دریافت طلب امور یہ ہیں۔

(۱) کیا وہ اپنے شوہر کے علم میں لائے بغیر یا اجازت حاصل کئے بغیر اپنی پوری تنخواہ یا اس کا کچھ حصہ اپنے والدین بھائیوں اور بہنوں، مستحق عزیز و اقارب اور یتامیٰ اور مساکین پر خرچ کر سکتی ہے یا نہیں اور اگر وہ ایسا کر رہی ہے تو اسے ثواب ہوگا یا گناہ؟

(۲) اگر زید اپنی بیوی کی تنخواہ پر اپنا حق جتلاتے ہوئے (جب کہ زید بھی معاشی اعتبار سے نہایت خوشحال ہے) اس کی تنخواہ (جبراً) حاصل کرے تو زید کا یہ فعل جائز ہے یا ناجائز۔

(۳) اگر زید اپنی بیوی کی تنخواہ وصول تو کرے لیکن نہ دیئے جانے کے باعث اپنی ناراضگی کا اظہار کرے یا اظہار نہ کرتے ہوئے بھی ناراض ناراض سا رہنے لگے تو زید کی اس قسم کی ناراضگی سے کیا اس کی بیوی گناہگار ہوگی؟

ج: (۱) وہ اپنی تنخواہ کی مالک ہے، جہاں چاہے خرچ کر سکتی ہے مگر عورت کے لئے بہتر یہ ہے کہ وہ اپنی ذاتی رقم بھی شوہر کی اطلاع و اجازت کے بغیر خرچ نہ کرے۔

(۲) زید کا اس کی بیوی کی تنخواہ پر کوئی حق نہیں، نہ وہ جبراً لے سکتا ہے۔

(۳) نہ دینے پر ناراضگی کا اظہار بھی بے جا ہے۔

نکاح کا مسئلہ

سید حامد حسین ______ آدم شاہ کالونی سکھر

س: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلے پر کہ زید کی شادی اب سے ۱۲ سال قبل ہوئی تھی اس وقت زید کی عمر ۱۷ برس اور لڑکی کی عمر ۱۱ برس تھی شادی کے بعد اب تک لڑکی کی اُن کے گھر سے زید کے گھر منتقل نہیں ہوئی ہے۔ اب صورت احوال یہ ہے لڑکی کے والدین یہ کہتے ہیں کہ چونکہ اس وقت لڑکی نابالغ تھی اور نکاح والدین نے اپنی مرضی سے کرا دیا تھا اور اب یہ نکاح کوئی شرعی حیثیت نہیں رکھتا ہے۔ آپ یہ بتائیں کہ یہ نکاح ہوا ہے یا نہیں اگر ہوا ہے تو اس پر لڑکی کی منتقلی کس طرح عمل میں آئے؟

ج: اگر نابالغ لڑکی کا نکاح باپ نے یا دادا نے کیا ہو تو لڑکی کو بالغ ہونے کے بعد قبول کرنے یا رَد کرنے کا اختیار نہیں ہوتا، بلکہ یہ نکاح لازم ہو جاتا ہے۔ خواہ لڑکی قبول کرے یا نہیں اس لئے یہ نکاح صحیح ہو گیا۔ اگر لڑکی وہاں آباد نہیں ہونا چاہتی تو شوہر سے خلع لے لیا جائے یعنی لڑکی اپنا مہر چھوڑ دے اور اس کے بدلہ میں طلاق لے لے۔

احمد کا مصداق کون ہے

س: کہ قرآن پاک میں ۲۸ ویں پارے میں سورہ صف میں موجود ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے بعد ایک آئے گا اور اس کا نام احمد ہوگا۔ اس سے مراد کون ہیں جبکہ قادیانی، مرزا قادیانی مراد لیتے ہیں۔

ج: اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں۔ کیونکہ یہ

افکارِ قارئین ختمِ نبوت

قارئین ذیل کے عنوانات پر صاف تبصرے خوشخط مختصر مضامین لکھیں

مضامین = واقعات = تبصرے

حکومت نوٹس کیوں نہیں لیتی؟

محمد غنص سندھو۔ ٹنڈو آدم

میں یہ شمارہ عرصہ دراز سے پڑھتا آیا ہوں۔ یہ رسالہ دورِ حاضر میں غافل مسلمان جو کہ قادیانیت اور مرزائیت کے چالاک اور مذموم عزائم سے واقف نہ تھے ایک راہنما ثابت ہوا ہے۔ ختم نبوت کے علماء نے اور مسلمانوں نے جو متحد ہو کر جدوجہد اور کوششیں اس رسالے کے ذریعہ سرانجام دی ہیں وہ واقعی قابل رشک ہیں۔ آج کے دور کی حکومت بقیہ تمام تر مسائل کا حل تو بہت جلد نکالنا جانتی ہے مگر ختم نبوت کے دشمنوں اور قادیانیت کے خلاف اقدام کیوں نہیں کرتی؟ اس رسالے نے جو حقیقت پر مبنی ہوتا ہے۔ قادیانیوں کے خلاف جو جدوجہد کی ہے نا قابلِ فراموش ہے ختم نبوت کے وہ شیدائی جو کہ مرزائیت کے خلاف جہاد میں مصروف ہیں۔ اور اپنی ذمہ داریوں کو خوب سمجھتے ہیں یہ اُن ہی کا مسئلہ نہیں دنیا اسلام کے تمام تر مسلمانوں کو بھی اس میں شریک ہو کر ملک کے ہر خطہ میں مقیم قادیانیوں کو بے نقاب کرنا ہوگا۔ اور مرزائیت کی لعنت سے پوری دنیا کے ساتھ ساتھ اس وطن عزیز کو جس میں لاکھوں فرزندانِ توحید اور ختم نبوت بستے ہیں۔ پاک کرنے ہوگا اس کے لئے میں اس رسالہ کے توسط سے حکومت پاکستان سے اپیل کرتا ہوں کہ جہاں یہ حکومت اور کئی اسلامی کام سرانجام دے رہی ہے وہاں قادیانیوں اور مرزائیت کے مکار اور جھوٹے عقائد پر کیوں توجہ نہیں دے رہی؟ ہمیں اس ملک سے گستاخان نبوت کو ہر قیمت پر نکال باہر کرنا ہوگا جو کہ اندر ہی اندر اس ملک کو تباہ کرنے میں مصروف ہیں۔ اس تمام کام کا زیادہ تر حصہ اور کردار اس رسالہ کے ذریعہ ہو رہا ہے۔ اور وہ مسلمان جو کہ مرزائیت اور قادیانیت کے عقائد اور ارادوں سے واقف نہ تھے ختم نبوت کے رسالہ نے روزِ روشن کی طرح عیاں کر دیئے ہیں۔ میری دعا ہے کہ یہ رسالہ ترقی کی منزلیں جلد از جلد طے کرے۔ آمین

ایک قادیانی افسر کے کوائف اور دھاندلیاں

واقف حال کے قلم سے

ختم نبوت کا شمارہ ۲۲ جلدہ ۳۱ تا ۶ نومبر ۱۹۸۶ء کے شمارے میں قادیانی افسران کی فہرست طلب کی گئی ہے۔ جس کے لئے میں اپنے ایک قادیانی افسر کے کوائف آپ کے ریکارڈ کے لئے ارسال کر رہا ہوں جو کہ درج ذیل ہے۔

نام: نعیم احمد خان

عہدہ: جنرل منیجر (ایل پی جی) GM (LPG)

فرم/کمپنی: سدرن گیس کمپنی لمیٹڈ کراچی

مکمل پتہ کمپنی: پہلی منزل اسٹیٹ لائف بلڈنگ نمبر ۲ اے ولیس روڈ آئی آئی چندریگر روڈ۔ کراچی

اس وقت سدرن گیس کمپنی کے ہول سول اختیارات کمپنی کے چیئرمین کے پاس ہیں۔ سدرن گیس کمپنی کا وجود مورخہ ۵ مئی ۱۹۸۵ء کو عمل میں آیا جن کی پبلسٹی اسی تاریخ کے اخبارات میں شائع ہو چکی ہے۔

سدرن گیس کے وجود میں آنے سے پہلے یہ دو الگ الگ کمپنیاں تھیں۔ (۱) کراچی گیس کمپنی لمیٹڈ (۲) انڈس گیس کمپنی لمیٹڈ۔ ان دو کمپنیوں کے انضمام کے بعد سدرن گیس کمپنی قائم ہوئی۔ نعیم احمد خان آج کل اس کمپنی کے ایل پی جی ڈویژن کے جنرل منیجر ہیں۔

موصوف افسر کمپنی کے انضمام سے پہلے انڈس گیس کمپنی میں کافی اختیارات کے مالک تھے یا یوں سمجھے کہ کمپنی کے ایل پی جی کے شعبہ میں ایک طرح سے منیجنگ ڈائریکٹر تھے۔ اس وقت انڈس گیس کمپنی کا ہیڈ آفس حیدرآباد سندھ میں تھا جس کا دائرہ کار کراچی، سندھ اور کوئٹہ بلوچستان تک تھا اور کمپنی کے منیجنگ ڈائریکٹر جناب دبیر الملک صاحب تھے جو کہ پکے سُنی مسلمان تھے اور نہایت شریف النفس طبیعت کے مالک تھے۔

کمپنی کا مالک پروجیکٹ (ایل پی جی) (مائع پٹرولیم گیس) کا پلانٹ کراچی اور کوئٹہ میں قائم ہیں۔ یہ گیس سلنڈروں میں گھریلو اور تجارتی استعمال کے لئے بھری جاتی ہے۔ نعیم احمد خان اس پروجیکٹ کے سربراہ تھے۔ اس وقت انہیں اس شعبہ میں منیجنگ ڈائریکٹر کے بعد کافی اختیارات حاصل تھے جس کا انہوں نے پورا پورا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے ہر ممکن قادیانیوں کو نوازنے کی بھرپور کوشش کی جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) موصوف نے کمپنی کے انضمام سے کچھ عرصے پہلے انڈس گیس کمپنی کے نام سے ہزاروں روپے کی اسٹیشنری ایک قادیانی پریس میسرز شریف سنز پرنٹرز اردو بازار کراچی سے طبع کروائی جب کہ اس افسر کو معلوم تھا کہ کمپنی کا انضمام ہو رہا ہے اور ایک نئے نام سے کمپنی وجود میں آ رہی ہے۔ اب چونکہ کمپنی کا نام انڈس گیس کمپنی لمیٹڈ کے بجائے سدرن گیس کمپنی ہو گیا ہے لہٰذا اب پرانے نام والی (انڈس گیس کمپنی) اسٹیشنری بے کار پڑی ہے۔

(۲) کمپنی کی گاڑیوں کی مرمت بغیر کوٹیشن لئے ایک قادیانی ورکشاپ میسرز ماڈرن موٹرز لمیٹڈ سے کرواتے تھے۔ جبکہ شہر میں اس سے کہیں اچھے اور سستے ورکشاپ موجود تھے۔

(۳) ایک ریٹائرڈ بوڑھے قادیانی (اقبال مصطفیٰ) کو یومیہ ۸۰/- روپے ٹرانسپورٹ سپروائزر دو سال تک مقرر کیا (جو کہ اب یونین کی مداخلت پر نکالا جا چکا ہے)

(۴) پچھلے سال قادیانی نعیم احمد خان لندن اجتماع میں بھی شریک ہو کر آئے ہیں۔ اندرونِ ملک بھی باقاعدگی سے قادیانیوں

کے اجتماع میں شرکت کرتے رہتے ہیں۔

(۵) ایک مسلمان کے ذریعے این اے خان نے پی آئی اے کارگو سے پارسل منگوایا جو پھٹا ہوا تھا۔ اس مسلمان نے جب غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ اس میں قادیانی لٹریچر ہے اس طرح سے نعیم احمد خان قادیانی لٹریچر بھی تقسیم کرتا رہتا ہے اس وقت بھی یہ شخص سدرن گیس کمپنی کراچی کے شعبہ ایل پی جی ڈویژن کے جنرل منیجر ہیں۔ اختیارات تو اب کمپنی کے چیئرمین صاحب کے پاس ہیں۔ مگر جتنے اختیارات بھی ان کے پاس اس وقت ہیں ان سے اب بھی یہ خوب ناجائز فائدہ اٹھا رہا ہے۔

پولیس افسر اور دو بیٹیوں کا قتل

تحریر :۔ ناہید لودھی۔ لاہور

پاکستان کا "خفیہ ہاتھ" جس نے کراچی میں سابق پولیس افسر اور دو بیٹیوں کو قتل کیا ہے مرزائی مجرمانہ تنظیم کے سوا کچھ نہیں کیوں کہ یہی وہ لوگ ہیں جو خفیہ بھی ہیں اور قانون سے بالاتر بھی ہیں۔ اور ان کو کلیدی پوسٹوں کی پشت پناہی حاصل ہے کچھ عرصہ سے یہ خفیہ ہاتھ پولیس فورس کا حوصلہ توڑنے میں برسرپیکار ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم نہتے منتشر مسلمانوں کا تحفظ پولیس کی ذمہ داری ہے۔ اگر پولیس کے ساتھ مجرم عبرتناک سلوک کر کے کامیاب ہوجائیں اور اس کامیابی کی تشہیر کی جائے تو سارے ملک کی پولیس فورس کا حوصلہ پچکا چور چور ہوجاتا ہے۔ اور نہتی مسلمان پبلک مرزائی مجرموں کے مکمل رحم وکرم پر ہوجاتی ہے۔ فرض شناس پولیس کے ساتھ خفیہ ہاتھ کیا سلوک کر رہا ہے اس پر پیرا خط "پولیس افسر یا تماشہ کے بیٹے" پچھلے سال چھپ چکا ہے۔ جس میں اس حقیقت پر تبصرہ تھا کہ وزیر اعظم نے مولانا اسلم قریشی تفتیشی ٹیم کے میجر مشتاق کو تبدیل کر کے ڈی آئی جی گوجرانوالہ کو تعینات کیا یوں کہ ان کی بدقسمتی یہ تھی کہ وہ فرض شناس پولیس افسر سیاسی معاشی مذہبی اور معاشرتی حقوق میں مسلمانوں کے تھے۔ اس کے فوراً بعد ڈی آئی جی صاحب کی تبدیلی سندھ کے اس آفت زدہ علاقہ میں کروا دی گئی جہاں ایماندار پولیس افسروں کو خفیہ ہاتھ والے چن چن کر قتل کر رہے ہیں۔ غالباً ڈی آئی جی صاحب نے یہ سازش سونگھ لی اور سندھ جانے سے انکار کر دیا۔ جس کے بعد ان پر ایک قسم کا حکمانہ عتاب نازل کیا گیا۔ پولیس کا حوصلہ توڑنے کی مہم میں یہ موجودہ سانحہ جس میں سابق پولیس افسر اور ان کی بیٹیوں کو کراچی میں قتل کیا گیا ہے۔ اس کے بعد یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہم کب تک تماش بین بن کر بیٹھے رہیں گے۔ اور اپنی بیٹیوں کو مرزائی مجرمانہ تنظیم کے ہاتھوں اغوا ہونے کا تماشہ دیکھتے رہیں گے۔ مرزائی مجرمانہ تنظیم پر جوابی ضرب لگانے میں میری مدد کریں۔ وزیر اعظم کے گھر کا دروازہ کھٹکھٹائیں اور پوچھیں کہ میں نے اپنے ماموں گروپ کیپٹن خان سکندر محمود ستارۂ جرات کے مرزائیوں کے ہاتھوں قتل کی تحقیقات کی جو درخواست دی تھی اس پر پولیس نے اب تک کیا کارروائی کی۔؟ کیونکر قتل مسلمانوں کا اجتماعی مسئلہ بھی ہے اس لئے ہم مسلمان یہ حق رکھتے ہیں کہ اس سلسلہ میں کی گئی پولیس کارروائی کو پبلک کے سامنے پیش کر دیا جائے۔ اور مسلمان تسلی کر سکیں کہ ان کے موقف کے ساتھ کوئی حق تلفی تو نہیں ہوگی۔

ہو اسلام پھر غلغلہ انداز جہاں میں
ختم نبوت کی یلغار پہاڑوں کو ہلادے

محمد صدیق قریشی چوہان رحیم یار خان

برصغیر میں مغل حکومت کے زوال اور فرنگی استبداد کے قیام کے بعد فرنگیوں نے امت مسلمہ کی وحدت نگر د عمل کو اندرونی طور پر خلفشار کا صیدزبوں بنانے کے لئے اور اپنی شیطانی سیاست کے استحکام اور برٹش امپیریلزم کی بقا کے لئے اپنی طویل جستجو اور کاوش کے بعد مرزا غلام احمد کادیانی کو خاندانی زلہ ربائی و اقتدار پرستی کے پس منظر میں بطور پولیٹیکل ایجنٹ کے منتخب کیا۔ برٹش امپائر کی نگاہ انتخاب و نظر التفات نے اس کادیانی ابلیس کو کھل کھیلنے کا موقع دیا اور اس نے اس حسین موقع سے مکمل فائدہ اٹھاتے ہوئے ذو مرفتہ بگر فرنگی کے مکروہ سیاسی عزائم کی تکمیل میں اس کے یمین و یسار رہا بلکہ دینی و مذہبی اعتبار سے امت مسلمہ کی وحدت دینی اور ملی یکجہتی تباہ کرنے کے لئے ایک رسوائے زمانہ ناپاک اور خبیس در ذلیل جد وجہد کا آغاز بنام نبوت کر ڈالا فرنگی نے اپنے پولیٹیکل ایجنٹ کی تحریک ارتداد پر نہ صرف اسے تحسین و آفرین کہا بلکہ مرزا کادیانی اور اس کی مکروہ نسل کو مقابلہ میں کہیں زیادہ تحفظ دے کر برصغیر میں طلبہ وبالا کیا اور امت مسلمہ کی گردنوں پر اس ابلیس قوت کو مسلط کرنے میں سرمایہ پرست، لودھی، ٹاؤٹ، ابن الوقت کاسہ لیسان فرنگ مسلمان نما لے انگریز نے سفید انگریز سے خوشنودی کا تمغہ حاصل کرنے کے لئے شرمناک کردار ادا کیا کہ ان کے آباؤ اجداد کی ہڈیاں قبروں میں چٹخنے لگیں۔ ان کی اسی بے حمیتی، ابن الوقتی اور فرنگی کی شراب، غلامی کے نشہ سے مخموری نے پاکستان میں اس ذریت فرنگ کو وہ مواقع فراہم کئے کہ پاکستان کی مقدس سرزمین میں مرزائیت کا عفریت برہنہ رقص کے ہولناک مناظر پیش کرنے لگا۔ مقدس پاکستان جس کو مسلمانوں نے ایک اکائی کی صورت میں قربانیوں

شہر رحیم یار خان میں
ہفت روزہ ختم نبوت
حافظ محمد الیاس لوہار مارکیٹ
ملت روڈ سے حاصل کریں!

کے انبار لگا کر حاصل کیا تھا متزلزل ہوگیا۔

(۲) ظفراللہ خان پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ بنا۔

(۳) جوگندرناتھ منڈل پاکستان کا پہلا وزیر قانون بنا۔

(۴) پاکستانی مسلح افواج میں پوری بٹالین مرزائیوں کی بن گئی۔ "فرقان بٹالین"

(۵) مرزائی اکثر بنیادی محکموں کی کلیدی آسامیوں پر قابض ہوگئے

(۶) ربوہ کا مذہبی آمر موسیو بشیر مرزا۔ الٹے سیدھے خواب دیکھنے لگا۔ اور اقتدار کی دھمکیاں دینے لگا۔

(۷) حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور دیگر علماء کے تسلسل کی پیش گوئی کی گئی اس کے نتیجہ میں پیدا ہونیوالے حالات نے ایسا رُخ اختیار کیا کہ پاکستان کے غیور مسلمانوں نے حضرت امیر شریعتؒ کی دعوت پر لبیک کہکر مجلس عمل بنائی اور ۱۹۵۳ء میں ختم نبوت کی مقدس تحریک نے پورے ملک کو آغوش میں لے لیا۔ اور پاکستان مرزائی ریاست بننے سے بچ گیا اس تحریک کے بعد مرزائیوں کی ابلیسی حکمت نے عوامی زندگیوں سے علیحدہ رہ کر زیر زمین ملک دشمن کارروائیوں کا راستہ اختیار کیا۔ ایوب مرحوم کے عہد میں مرزائیوں کو پھر اپنی طاقت بحال کرنے کا موقع ملا۔ اور پیپلز پارٹی کے غیر دانشمندانہ اقدامات نے مرزائیوں کو سیاسی طاقت بنا ڈالا اور

(۱) مرزائی پیپلزپارٹی کے ٹکٹ پر قومی و صوبائی اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے۔

(۲) ایوب۔ یحییٰ۔ بھٹو ان تینوں کے ادوار میں ایم ایم احمد اپنی پوری طاغوتی ٹیم کے ساتھ

(الف) اندرون ملک پاکستان کی سیاست و معیشت پر مسلط رہا۔

(ب) بیرون ملک پاکستان کے جملہ معاہدوں میں یکہ وتنہا من مانی کرتا رہا جس سے مرزائیوں نے بھرپور مفادات حاصل کئے۔

(۳) مرزائیوں کو اندرونی و بیرونی تبلیغ کے نام پر ارتداد کی تحریک کے لئے لاکھوں روپے کا زرمبادلہ ملنے لگا۔

(۴) مرزائی پھر سے ملک کی کلیدی آسامیوں پر قابض ہوگئے۔ آخر ایسا کیوں؟

(۵) پی پی پی کی حکومت میں تینوں افواج پر مرزائیوں کا قبضہ ہوگیا۔

(۶) دسمبر ۱۹۷۳ء میں ربوہ کے سالانہ اجتماع میں ربوہ کے راسپوٹین ناصر مرزا کو پاکستان ائرفورس کے طیاروں نے سلامی دی آخر ایسا کیوں ہوا؟

(۷) اسرائیل کی جڑواں بہن مرزائیل نے اپنے اقتدار کی شمع روشن ہوتی ہوئی محسوس کی اور مرزائیوں کے لاٹ پادری موسیو ناصر مرزا نے اپنے پیش رو مرزا بشیر کی طرح الٹی سیدھی بانکنی شروع کردیں اور کہا کہ ۱۹۷۶ء میں اللہ تعالیٰ کی رحمت اپنی فوجوں سمیت آرہی ہے۔

(۸) اینگلو امریکی سامراج کے ان گماشتوں کو اپنی طاقت کے نشہ نے ایسا اندھا کیا کہ انہوں نے صدہزار جہنم کے بیب ربوہ ریلوے سٹیشن پر مسلمان طالب علموں کو بری طرح زدوکوب کرکے اپنی قوت کا مظاہرہ اور امت مسلمہ کی غیرت کا ٹسٹ لیا اور یہ سودا ان ختم نبوت کے غداروں نبوت کے ڈاکو، امت مسلمہ کے قاتلوں کو مہنگا پڑا۔ مرزائی دشمنی کی چنگاری شعلہ جوالا بنی اور مرزائی مسلمانوں کے غیظ وغضب کی زد میں آکر کچلے گئے۔ ختم نبوت کے یہ باغی، نبوت کے ڈاکو، امت مسلمہ کے قاتل اسلام کے غدار اور پاکستان کی شکست و ریخت کے سازشیوں پر بغیر کسی رہنمائی کے باغیرت مسلمانوں نے واضح کردیا۔

نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ یثرب کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایمان ہو نہیں سکتا!

پورے ملک میں مرزائیوں کا قافیہ تنگ ہوچکا ہے اور یہ جہنم کے جو ہے اپنے بلوں میں گھس کر پھر کسی نئی سازش کا پروگرام مرتب کر رہے ہیں جس میں ان کو سوائے ذلت و نامرادی کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

رحیم یار خان شہر میں

ہفت روزہ ختم نبوت کا نمائندہ

مولانا عبدالرؤف ربانی کو

مقرر کیا گیا ہے!

جامعہ فاروقیہ رجسٹرڈ کوٹ ادو

اپیل

مدرسہ جامعہ فاروقیہ کوٹ ادو کی بنیاد حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ نے اپنے دست مبارک سے رکھی۔ مدرسہ میں اس وقت **65** مسافر طلباء اور **200** مقامی طلباء تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ مدرسہ کا پلاٹ صرف دس مرلہ پر منحصر ہے جو بہت تھوڑا ہے۔ مدرسہ کے نزدیک پچاس مرلہ کا ایک پلاٹ جو کہ چاردیواری اور ۴ کمروں پر مشتمل ہے جو ہمارے ایک بزرگ کی ملکیت ہے جو مدرسہ کو 3000 ہزار مرلہ کے حساب سے دینے پر رضامند ہوگئے ہیں۔ اس سلسلے میں ۵۰ ایسے مخیر حضرات کی اشد ضرورت ہے جو کہ اپنی نیک کمائی سے ایک ایک مرلہ خرید کر دے سکیں جب تک مدرسہ قائم رہے گا ان حضرات کو اس کا ثواب ملتا رہے گا۔ مدرسہ کا اکاؤنٹ نمبر P.L.S-259 الائیڈ بنک آف پاکستان کوٹ ادو ہے۔

ترسیل زر کا پتہ

حافظ محمد اسلم خاکی ناظم اعلیٰ جامعہ فاروقیہ رجسٹرڈ وارڈ ۲ کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ

دجّال اکبر اور مرزا قادیانی

تحریر: مولانا قاضی مہدی الزمان کھٹانہ مہانڈری

مرزا غلام احمد قادیانی مدعی نبوت و مسیحیت اور مہدیت کے نزدیک دجال اکبر جس کا ذکر احادیث شریف میں آیا ہے یورپ کی بااقبال قومیں یعنی انگریز ہیں چنانچہ اپنی کتاب ازالہ اوہام حصہ اول میں لکھتا ہے کہ ہمارے نزدیک ممکن ہے کہ دجال سے مراد بااقبال قومیں ہوں اور گدھا ان کا یہی ریل ہو (ازالہ اوہام ص۲۲ مطبوعہ قادیان) پھر زور دے کر لکھتے ہیں اور یقین کرنا چاہیے کہ وہ مسیح دجال جو گرجا سے نکلنے والا ہے یہی لوگ ہیں (ازالہ اوہام حصہ دوم ص۴۹۶ مطبوعہ قادیان) پھر تحریر فرماتے ہیں پس ظاہر ہے کہ یہ کرسچین قوم اور تثلیث کے حامیوں کی جانب سے ساحرانہ کارروائیاں ہیں اور سحر کے اس کامل درجہ کا نمونہ ہے جو بجز اول درجہ کے دجال کے جو دجال معہود ہے اور کسی سے ظہور پذیر نہیں ہو سکتیں لہٰذا ان لوگوں کو جو پادری صاحبوں کا گروہ ہے دجال معہود ماننا پڑا (ازالہ اوہام حصہ دوم ص۴۹۴ مطبوعہ قادیان) پھر لکھتے ہیں۔ اللہ اکبر اب بھی ہماری قوم کی نظروں میں یہ اول درجہ کے دجال نہیں ان کے الزام کے لئے ایک سچے مسیح کی ضرورت نہیں تو پھر اس قوم کا کیا حال ہوگا (ازالہ اوہام حصہ دوم ص۴۹۷ مطبوعہ قادیان) مندرجہ بالا عبارتوں سے دو چیزیں ثابت ہوئیں ایک مرزا صاحب کے نزدیک وہ دجال اعظم جن کا ذکر احادیث نبوی میں آیا ہے اس سے مراد کرسچین قومیں اور تثلیث کے داعی و قائلین ہیں جو بااقبال ہیں یعنی انگریز جن کی ہندوستان پر حکومت ہے اور دوسری چیز یہ کہ مرزا صاحب اسی دجال اکبر کی ہدایت کے لئے بقول خود مسیح موعود اور مہدی معہود اور نبی ہو کر آئے ہیں۔

پہلی ہی بات کر لیجیے کہ جس دجال اکبر کو مارنے کے لئے وہ مسیح موعود بن کر آئے تھے۔ پوری زندگی میں وہ اس کی زندگی کا آخری سہارا اور اس کی حکومت کی بقا کے لئے آخری ذریعہ ثابت ہوئے ہیں اس دجال اکبر کی حکومت کو باقی رکھنے کے لئے اس بناوٹی مسیح موعود نے جہاد کو حرام قرار دے کر اس دجال اعظم کی حکومت کا حق ادا کر دیا چنانچہ اس دجال اکبر کی حکومت کو خدا کا فضل قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں یاد رکھنا چاہیے کہ ان کی حکومت کا ہونا بھی خدا تعالیٰ کا ایک فضل خاص ہے (ملفوظات مسیح موعود جلد ۱ ص۵ مطبوعہ ربوہ) اور اس دجال کی حکومت کو خدا تعالیٰ کی منتخب حکومت قرار دے کر کہتے ہیں اور اس گورنمنٹ کا احسان ہے کہ اس کے زیر سایہ ہم ظالموں کے پنجہ سے محفوظ ہیں خدا تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت ہے کہ اس نے اس گورنمنٹ کو اس بات کے لئے چن لیا تاکہ یہ فرقہ احمدیہ اس کے زیر سایہ ہو کر ظالموں کے خونخوار حملوں سے اپنے تئیں بچا دے اور ترقی کرے (ملفوظات مسیح موعود جلد نمبر ۹ ص۲۹۸ مطبوعہ ربوہ اخبار اصلاح) ذرا غور کرو اور سوچو کہ وہ آدمی جو مسیح موعود ہونے کا مدعی ہے اور انگریز کو تمام یورپین عیسائی قوموں کو دجال اعظم کہتا ہے وہی اس دجال اعظم کی حکومت کے زیر سایہ صرف خود نہیں بلکہ اس کا فرقہ بھی اسی دجال اعظم کے زیر سایہ ہو کر ترقی کر رہا ہے اور کہتا ہے کہ اس کام کے لئے یعنی میری اور میرے فرقہ کی حفاظت کے لئے خدا تعالیٰ نے اس دجال اعظم کی حکومت کو چن لیا ہے لہٰذا میں مسیح موعود اس دجال اعظم کی حکومت کا احسان مند ہوں کہ وہ میری مسیحیت و مہدیت اور نبوت اور میری جماعت احمدیہ کی محافظ و معاون ہے گویا مرزا صاحب اور ان کا فرقہ دجال اعظم اور شیطان رجیم کے زیر سایہ رہ کر پروان چڑھے ہیں یاد رہے کہ مرزا کے نزدیک دجال اور شیطان دونوں ایک چیز ہیں حمامۃ البشریٰ میں لکھتے ہیں وقد علمتم ان الدجال شیطان (حمامۃ البشریٰ ص۳۱) وقد ذکرت انفا ان الدجال لا یکون الا شیطانا (حمامۃ البشریٰ ص۳۰۲ مطبوعہ لاہور) پس ثابت ہوا کہ مرزا صاحب اور ان کے امتی مرزائی دجال اعظم شیطان الرجیم کے زیر سایہ رہ کر ہندوستان میں سلامت رہے اور پھلے پھولے ہیں اور یہ نتائج عام ہیں بالکل نیا انکشاف ہے کہ ایک نبی مسیح موعود اور مہدی معہود اور اس کو ماننے والے دجال اعظم اور شیطان الرجیم کے زیر سایہ رہ کر پروان چڑھے ہوں اور اپنی تمام تر توانائیاں اور صلاحیتیں اللہ تعالیٰ کے پیارے دین کو چھوڑ کر اس دجال اعظم اور شیطان رجیم کی تعریف و توصیف مدح و ثنا اور اس کی خدمت اور اس کے شیطانی نظام حکومت کی بقا و دوام کی کوششوں میں اس طرح صرف کریں کہ ساری دنیا یہ سمجھنے پر مجبور ہو گئی کہ اس مسیح کی آمد کا ایک ہی مقصد ہے کہ برطانوی حکومت کو دوام بخش کر طول دیا جائے میرے نزدیک اگر انگریز دجال اعظم ہے تو مرزا ہندوستان میں اس دجال اعظم کے موروثی خادم اور نمائندہ ہیں جس کا خود مرزا کو بھی اقرار ہے۔ چنانچہ مرزا صاحب خود لکھتے ہیں کہ ۱۸۵۷ء میں جو کچھ فساد ہوا اس میں بجز جہلاء اور بدچلن لوگوں کے اور کوئی شائستہ اور نیک بخت مسلمان جو باعلم اور باتمیز تھا ہرگز مفسدہ میں شامل نہیں ہوا بلکہ پنجاب میں بھی غریب مسلمانوں نے سرکار انگریزی کو اپنی طاقت سے زیادہ مدد دی چنانچہ ہمارے والد صاحب مرحوم نے باوجود ضعف کم استطاعتی کے اپنے اخلاص اور جوش خیرخواہی سے پچاس گھوڑے اپنی گرہ سے خرید کر کے اور پچاس مضبوط اور لائق سپاہی بہم پہنچا کر سرکار میں بطور مدد کے نذر کیا اور اپنی غریبانہ حالت سے بڑھ کر خیرخواہی دکھلائی (براہین احمدیہ حصہ سوم ص۶۸-۶۹ مطبوعہ لاہور) یہ الفاظ اس آدمی کے جو مسیح موعود ہونے کا مدعی ہے اور جو باپ دادا سے اس دجال اعظم (انگریز) کا سچا خیرخواہ اور موروثی خادم چلا آتا ہے اور ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کو مفسدہ کہہ کر اس میں حصہ لینے والے باہمت اور باایمان مسلمان مجاہدین اور شہداء کرام کو جن میں اکثریت علماء کی تھی اس جرم کی بنا پر جہلاء اور بدچلن کہتا ہے کہ وہ اللہ کے مخلص بندے اور محمد مصطفےٰ کے وفادار امتی اس کے ولی نعمت کی غلامی سے

مسلمانوں کو آزادی دلانے کے لئے لڑ رہے تھے اور خود اس نام نہاد مسیح اور جھوٹے مہدی کی تمام تر وفاداریاں اسلام اور مسلمانوں کے بجائے اس دجال اعظم کی حکومت سے وابستہ تھیں چنانچہ ازالہ اوہام میں انگریز اور روس کو یاجوج ماجوج قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے اس لئے ہر ایک سعادت مند مسلمان کو چاہیئے کہ اس وقت انگریز کی فتح ہو کیونکہ یہ لوگ ہمارے محسن ہیں اور سلطنت برطانیہ کے ہمارے سر پر بہت احسان ہیں سخت جاہل اور سخت نادان اور سخت نالائق وہ مسلمان ہے جو اس گورنمنٹ سے کینہ رکھے اگر ہم ان کا شکر نہ کریں تو پھر ہم خدا تعالیٰ کے بھی ناشکر گزار ہیں۔ کیونکہ ہم نے جو اس گورنمنٹ کے زیر سایہ آرام پایا اور پا رہے ہیں وہ آرام ہم کسی اسلامی گورنمنٹ میں نہیں پا سکتے ہرگز نہیں پا سکتے (ازالہ اوہام حصہ دوم ص۵۵ مطبوعہ قادیان) پھر لکھتا ہے کہ جب ۱۸۵۷ء کی سوانح حیات کو دیکھتے ہیں اور زمانہ کے مولویوں کے فتووں پر نظر ڈالتے ہیں جنہوں نے عام طور پر مہریں لگا دی تھیں کہ انگریز کو قتل کر دینا چاہیئے تو ہم بحر ندامت میں ڈوب جاتے ہیں کہ یہ کیسے مولوی تھے اور کیسے ان کے فتوے تھے جن میں نہ رحم تھا اور نہ عقل تھی نہ اخلاق تھا نہ انصاف ان لوگوں نے چوروں اور قزاقوں اور حرامیوں کی طرح اپنے محسن گورنمنٹ پر حملہ شروع کیا اور اس کا نام جہاد رکھا (حاشیہ ازالہ اوہام حصہ دوم ص۳۶۲ مطبوعہ قادیان) یہ مدعی نبوت کی زبان ہے اور یہ دجال اکبر کے دشمن علماء دین کے حق میں کیونکہ اس کو حقیقی چین امن آرام اور سکون ملتا ہے تو اس دجالی حکومت کے زیر سایہ لہذا یہ اس کے لئے دعا گو ہے کہ یہ ہمیشہ سلامت رہے اور لگاتار فتوحات پر فتوحات حاصل کرتی رہے یہ اور بات ہے کہ خداوند قدوس نے اپنے فضل و کرم سے کوئی دعا قبول نہیں کی اور وہ لعین علماء دین کی قربانیوں اور کوششوں کے صدقے میں اپنا بستر بوریا سمیٹ کر یہاں سے چلا گیا اور ملک آزاد ہو گیا اگر مرزا صاحب کی دعاؤں پر فیصلہ ہوتا تو وہ ہمیشہ کے لئے نہ صرف اس ملک پر بلکہ پورے کرۂ ارض پر اپنے ولی نعمت آقا دجال اکبر کی حکومت دیکھنا چاہتے تھے یاد رہے کہ انگریز ظالم مذہباً عیسائی تھا اور مرزا صاحب کی کتاب انجام آتھم کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ یہی عیسائی اقوام ہی دجال اکبر ہے (انجام آتھم ص۴۲ مطبوعہ لاہور) پھر یہ ثابت کرتے ہوئے کہ دجال اکبر خدائی کا دعوٰی کرے گا لکھتا ہے ہاں استعارہ کے طور پر نصاریٰ کا دعوٰی خدائی ثابت ہے (انجام آتھم ص۴۵ مطبوعہ لاہور) نیز لکھتا ہے کہ یہ دجال اکبر کی شان میں سے یہ ہوگا کہ وہ مسیح کو خدا ٹھہرائے گا اور مدار نجات صلیب پر رکھے گا (انجام آتھم ص۴۲ مطبوعہ لاہور) پس عیسائی ہو نکلے ناطے انگریز کا بھی یہی تھا اور ہے کہ مسیح خدا ہے اور مدار نجات صلیب پر ہے لہذا مرزا صاحب کی اپنی تحریروں سے ثابت ہو گیا کہ اس کا ممدوح اور ولی نعمت دجال اکبر اور شیطان رجیم ہے۔

فتنۂ قادیانیت کے خلاف جہاد
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ترجمان
ختم نبوۃ
کا مطالعہ کیجئے
تازہ شمارہ اپنے قریبی بک سٹال یا ہاکر سے طلب فرمائیں
رابطہ و فون
دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
کراچی

HCH
ہمارے ہاں ملت اسلامیہ کے سینکڑوں
زندہ و فوت شدہ اکابر علماء دیوبند
کی نادر و نایاب تقاریر کے علاوہ
ملکی و غیر ملکی قراء حضرات، ممتاز شعراء اسلام و نعت خوان
حضرات کے کیسٹ دستیاب ہیں
نعمت عظمیٰ، دولت بے بہا
پچاس صفحات پر مشتمل تفصیلی فہرست بذریعہ ڈاک منگوائیں،
اندرون ملک حضرات ۷۵ پیسے کا ڈاک ٹکٹ ضرور روانہ کریں!
خط و کتابت کا پتہ
عبداللطیف مغل منیجر حنفی اسلامی کیسٹ ہاؤس، حبیب ہارڈ ویئر سٹور
ٹرنک بازار خان پور، ضلع رحیم یار خان (پنجاب) پاکستان،

مولانا غلام رسول فیروزی

ضرب خاتم بر مرزائی شاتم

اثبات ختم نبوت اور ردِ قادیانیت پر ایک سلسلہ وار مضمون

الواو لا تقتضی ترتیبا

یعنی واؤ ترتیب کا تقاضا نہیں کرتی" تفسیر صاوی اور تفسیر النہر الماد زیر آیت انی متوفیک ورافعک" اس آیت میں یہ بیان ہوا ہے کہ اے عیسیٰ! تیری توفی بھی ثابت ہے اور تیرا رفع بھی ثابت ہے۔ تیری تطہیر بھی ثابت ہے تیرے متبعین کی منکرین پر فوقیت بھی ثابت ہے ان چار باتوں ... سے پہلے کونسی واقع ہوگی اور بعد میں کون سی ثابت ہوگی واؤ اس پر دلالت نہیں کرتا یہاں پر تقدیم و تاخیر تفسیر مظہری، صاوی، در منثور، بحر محیط وغیرہ میں بھی لکھا ہے۔

سوال نمبر ۶ :-

تقدیم و تاخیر کی چند مثالیں قرآن مجید سے پیش کرو؟

جواب :- کذالک یوحی الیک والی الذین من قبلک اللہ ۔

ترجمہ :۔ اسی طرح اللہ تیری طرف تجھ سے پہلے لوگوں کی طرف وحی کرتا ہے، حالانکہ پہلے والے لوگ پہلے گذر چکے ہیں، مگر آیت میں ان کی طرف وحی کا ذکر بعد میں ہوا ہے۔

۲۔ واسجدی وارکعی (آل عمران) یعنی سجدہ کر اور رکوع کر، یہاں سجدہ کا ذکر رکوع سے پہلے ہوا، حالانکہ سجدہ رکوع کے بعد آتا ہے۔

۳۔ انک میت وانھم میتون (زمر: ۳۰) یعنی تو بھی مرنے والا ہے اور وہ بھی مرنے والے ہیں، یہاں بھی گذشتہ لوگوں کو بعد میں ذکر کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے۔

۴۔ بدیع السموٰت والارض، یعنی آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا، حالانکہ دوسری آیت میں زمین کا ذکر پہلے ہے۔ اللہ فرماتا ہے۔

ھو الذی خلق لکم ما فی الارض جمیعا ثم استوی الی السماء ۔

یعنی وہ ذات ہے جس نے زمین کا سارا کچھ تمہارے لیے بنایا پھر آسمان کی طرف قصد کیا۔

۵۔ رب موسیٰ وھارون، یعنی موسیٰ اور ہارون کا رب، مرزائیوں کے فارمولے کے مطابق رب پر لازم ہو جائے گا کہ جب تک مکمل طور پر موسیٰ کا رب نہیں بن لیا، تب تک ہارون کا رب نہ بنے۔ حالانکہ وہ دونوں کا بیک وقت رب ہے۔

سوال نمبر ۷ :-

ان تقدیم و تاخیر میں کیا حکمت ہے؟

جواب :- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دلاسا دینا منظور ہے۔ تاکہ انہیں قتل سے بچ جانے کی تسلی ہو جائے۔ آیت کا مدعا یوں ہوا کہ "اے عیسیٰ! آپ قتل ہو جانے کا غم نہ کریں، میں آپ کو طبعی موت مارنے والا ہوں اور فی الحال اپنی طرف زندہ اٹھانے والا ہوں"

اس کی مثال قرآن سے ملتی ہے کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چند منافقوں کی درخواست قبول کرتے ہوئے جہاد میں شامل نہ ہونے کی رخصت دے دی تو ان کا غیر مخلص ہونا اہل ایمان پر ظاہر نہ ہو سکا، تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس پر تنبیہ فرمائی، لیکن تنبیہ سے پہلے عفو و درگذر کا اعلان کرتے ہوئے دلاسا دیا تاکہ ہمارے نبی کا اس تنبیہ سے دل نہ ٹوٹ جائے۔ لہٰذا فرمایا

عفا اللہ عنک لم اذنت لھم یعنی

اللہ نے آپ کو معاف کیا آپ نے ان کو رخصت کیوں دی۔ بالکل اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بطور دلاسا قتل نہ ہونے بلکہ طبعی موت مرنے کی خبر دی۔ یہ ہے تقدیم و تاخیر میں حکمت۔ تفسیر صاوی صفحہ ۱۳۰ ج ا میں ہے۔

والمقصود بشارتہ بنجاتہ من الیھود

سوال نمبر ۸ :-

عیسیٰ علیہ السلام کی موت کا ذکر اس آیت میں ہے،

"جب کہا اللہ نے کہ اے عیسیٰ بن مریم! کیا آپ لوگوں سے کہتے ہیں کہ مجھے اور میری ماں کو خدا بنالو اس کے جواب میں عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے کہ کنت علیھم شھیدا مادمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم" میں ان پر گواہ جب تک میں ان میں موجود رہا۔ اور جب تو نے مجھے وفات دی تو پھر تو ہی ان پر نگہبان تھا اس آیت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے واقعہ کی خبر دی جا رہی ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہو چکا۔ لہٰذا عیسیٰ علیہ السلام کی موت ثابت ہوئی۔ تعجب کی بات ہے کہ قرآن کریم کے اس واضح اعلان کے باوجود لوگ طبع آزمائی سے نہیں چوکتے (وصال ابن مریم، مرزا طاہر احمد)

جواب :۔ جناب طبع آزمائی سے تو آپ اپنے مرزا غلام احمد کو چوکانے کیونکہ وہ آپ کے اس سوال کے خلاف واشگاف لفظوں میں مسلمانوں کی تائید کر رہے ہیں۔ چنانچہ الوصیت صفحہ ۲ پر لکھا ہے فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم۔ اس پر شاہد ہے جس کے معنی آیات متعلقہ کے ساتھ یہ ہیں کہ خدا قیامت کو عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھے گا کہ کیا تو نے ہی اپنی امت کو یہ تعلیم دی تھی کہ مجھے اور میری ماں کو خدا مانو۔ ؟ دیکھ لیجئے مرزا نے اس بیان کا قیامت کے روز ہونا صاف لکھ دیا۔ امید ہے کہ مرزا طاہر احمد اگر قرآن کے خلاف نہیں تو اپنے امام کے خلاف طبع آزمائی سے ضرور چونک گئے ہوں گے۔ اگر نہیں تو چشمہ مسیحی صفحہ ۱۹ و چشمہ معرفت صفحہ ۲۲۹ اور کشتی نوح صفحہ ۱۱ ملاحظہ کریں۔

۲۔ اس آیت کا سیاق و سباق دیکھ لیں، یہاں قیامت کے واقعات بیان ہو رہے ہیں۔ انہی واقعات میں سے ایک واقعہ عیسیٰ علیہ السلام پر سوال و جواب کا ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کا یہ قول قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے سوال و جواب میں ہوگا۔ اور واقعی عیسیٰ علیہ السلام کی موت قیامت سے پہلے پہلے واقع ہو چکی ہوگی۔ لیکن تاحال عیسیٰ علیہ السلام کی موت واقع نہیں

ظالم کون ؟

مرتبہ
مولانا منظور احمد الحسینی
کراچی

قادیانی پوری دنیا میں یہ پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ ہماری جماعت پرامن اور بے ضرر جماعت ہے۔ انہوں نے اقوام متحدہ کی آنکھوں میں بھی دھول جھونکی اور دھوکہ دیا۔ آج کل وہ ایسے خطوط بھی بھیج رہے ہیں جن میں اپنی مظلومیت کا رونا رویا جا رہا ہے۔ برادرم مولانا منظور احمد الحسینی نے مختلف اخبارات و رسائل سے ان کے ظلم و ستم کے واقعات مرتب کرنا شروع کئے ہیں ذیل میں اس سلسلہ کی پہلی قسط ملاحظہ فرمائیں۔ اور فیصلہ کریں کہ ظالم کون ہے اور مظلوم کون ہے۔

(محمد حنیف ندیم)

دو مسلمان طلبہ کو حبس بیجا میں رکھ کر بیدزنی کا وحشتناک سانحہ

پچھلے دنوں مسٹر احمد نواز (ایف اے) اور مسٹر حسین شاہ (بی اے) کو مبینہ طور پر ربوہ میں پکڑ کر حبس بیجا میں رکھا گیا اور انہیں تقریباً ۸۰، ۸۰ کوڑے مار کر شدید جسمانی ایذا پہنچائی گئی جس سے دو طالب علم بے ہوش اور ادھ موئے ہو گئے

۲۶ مارچ ۱۹۷۶ء

قادیانیوں کی فائرنگ، تین مسلمان زخمی

۱۸ مئی ٹوبہ ٹیک سنگھ چک ۲۹۵ ہیریاں والا متصل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مرزائیوں نے دہشت پسندی کا ثبوت دیتے ہوئے مسلمانوں کے پرامن اجتماع پر فائرنگ کر دی جس کے نتیجہ میں تین مسلمان شدید زخمی ہو گئے

۲۲ مئی ۱۹۷۰ء

دس مسلمان زخمی

۱۱ فروری ۱۹۷۱ء کی صبح چپ بورڈ فیکٹری جہلم کی انتظامیہ نے جو کہ مرزائیوں پر مشتمل ہے فیکٹری کے باہر ہڑتالی مسلمان مزدوروں پر اچانک چھ بندوقوں اور دو پستولوں سے فائرنگ کر دی جس سے دس مزدور زخمی ہو گئے جنہیں سول ہسپتال جہلم میں داخل کر دیا گیا

مٹھائی فروش غلام رسول کا قتل

فروری ۱۹۷۵ء میں

بچھو ملنی کے ایک مٹھائی فروش غلام رسول کو وہاں کی قادیانی جماعت کے امیر نذیر احمد باجوہ نے مبینہ طور پر مغرب کے بعد اپنے مکان میں دھوکہ سے بلایا اور بڑی بے دردی سے قتل کرا دیا۔

سبزی فروش کا قتل جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے

مئی ۱۹۷۴ء میں ربوہ کے ایک سبزی فروش دکاندار کو انتہائی سفاکی سے پراسرار طور پر قتل کر دیا گیا ہے معلوم ہوا ہے کہ اس بدنصیب مقتول کو قتل کرنے سے پہلے گھنٹوں تک سخت قسم کی اذیتیں پہنچائی گئیں اور بالآخر اسے قتل کر دیا گیا۔ بعد ازاں اس کے جسم کے ٹکڑے کر دیئے گئے۔

قاتلانہ حملہ

۲۵ جنوری ۱۹۷۴ء کی صبح کو جب کہ مولانا خان محمد جونڈہ میں مسلمانوں کی ایک مسجد قرآن مجید کا درس دے رہے تھے کہ اچانک مرزائی مسجد میں داخل ہو کر مولانا کے گرد جمع ہو گئے اور ایک مرزائی نے قرآن مجید کو ٹھوکر مار کر گرا دیا جس پر نمازیوں میں اشتعال پیدا ہو گیا لیکن وہ پرامن رہے درس بند کر دیا گیا سب لوگ اٹھ کر تھانے جا رہے تھے کہ مرزائی سوچے سمجھے منصوبے کے تحت راستے میں بندوقوں، پستولوں، تلواروں اور خنجروں سے مسلح ہو کر ان پر حملہ آور ہو گئے فائرنگ کی گئی اور خنجروں سے مولانا محمد صدیق اور رفیق احمد جوہ پر قاتلانہ وار کر کے ان کو زخمی کر دیا گیا انہی رفیق باجوہ پر اس سے پہلے ربوہ میں بھی حملہ کیا گیا تھا۔

وحشیانہ قتل

مولانا غلام رسول جنڈیالوی ایڈیٹر روزنامہ ایام فیصل آباد کا نوجوان فرزند ربوہ میں مبینہ طور پر قتل کر دیا گیا اور اس بیدردی سے قتل کیا گیا کہ خدا کی پناہ، پہلے اس کی ٹانگیں توڑی گئیں پھر بازو توڑے گئے پھر جان سے مار دیا گیا۔

(مئی ۱۹۷۴ء)

زخمی کر دیا

مئی ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کے ایک گروہ نے ماڈل کالونی میں ممتاز عالم دین اور خطیب جامع مسجد مولانا مفتی غلام قادر صاحب کو عقیدہ ختم نبوت کے جرم میں زدوکوب کر کے انہیں زخمی کر دیا گیا نیز چند روز قبل گوہر آباد منصورہ میں جلسہ سیرت النبیؐ کے دوران قادیانیوں نے مولانا محمد ابراہیم پر عین اس وقت حملہ کر دیا جب وہ ختم نبوت کے موضوع پر تقریر کر رہے تھے۔

۱۶ مسلمان زخمی

۱۵ اکتوبر ۱۹۷۴ء وکسری ضلع تھرپارکر قادیانی جماعت کے امیر کے لڑکے ڈاکٹر رشید احمد نے آج دکان کھولی اور اس میں رکھے ہوئے قرآن مجید کے ایک نسخہ کو آگ لگا کر کوڑے کے ڈھیر پر پھینک دیا جس وقت مسلمانوں کو اس کا پتہ چلا تو وہ اس سلسلے میں اس سے دریافت کرنے کے لئے دکان کے آگے جمع ہو گئے تو اس نے ان پر فائرنگ کی جس سے ۱۶ مسلمان زخمی ہو گئے۔

زخمی کر دیا گیا

اکتوبر ۱۹۷۴ء میں

سرگودھا میں راؤ عبدالمنان گذشتہ شب ۱۱ بجے اپنی دکان بند کر کے اسکوٹر پر جا رہے تھے کہ ایک اسکوٹر اور کار نے اس کا تعاقب کیا راستہ میں کئی جگہ انہیں روکنے کی کوشش کی گئی لیکن انہوں نے خطرہ کو بھانپ کر ٹھہرنے سے انکار کر دیا۔ جس پر تعاقب کرنے والے اپنی رفتار تیز کر کے ان کے برابر پہنچ گئے سکوٹر سوار نے ان پر خنجر سے حملہ کیا جس سے وہ زخمی ہو کر گر پڑے اس کے بعد کار میں سوار شخص نے ان پر فائرنگ کی جس کی ایک گولی ان کے سر پر لگی اور ایک کمر میں لگی اس کے بعد وہ فرار ہو گئے

قتل کر دیا گیا

۴ اگست ۱۹۷۴ء کو کیمبل پور میں دن دہاڑے شیخ سجاد حسین صدیقی کے گھر پر قادیانیوں نے بم پھینک کر ان کو شہید کر دیا

رئیس قادیان (اور) حکومت انگلشیہ

چند حقائق و دلائل

حافظ محمد اقبال رنگونی - مانچسٹر

ایک اور جگہ رقم طراز ہیں کہ!

"میں بذات خود سرکار انگریزی کی ایسی خدمت میں مشغول ہوں کہ درحقیقت وہ ایسی خیرخواہی گورنمنٹ عالیہ کی مجھ سے ظہور میں آئی ہے جو میرے بزرگوں سے زیادہ ہے۔" (تبلیغ رسالت ۷ ص۱۰)

ایک جگہ لکھا کہ!

"یہ ایک ایسی خدمت مجھ سے ظہور میں آئی ہے کہ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ برٹش انڈیا کے تمام مسلمانوں میں سے اسکی نظیر کوئی مسلمان دکھلا نہیں سکے گا" (ستارۂ قیصریہ ص۳)

ایک جگہ لکھا:

"میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید و حمایت میں گزرا" (تریاق القلوب ص۲۵)

ایک اور جگہ لکھا کہ:

"میں دعوے سے کہتا ہوں کہ جس قدر میں نے کارروائی گورنمنٹ کی خیرخواہی کے لئے کی ہے اسکی نظیر نہیں ملے گی۔"

(تبلیغ رسالت ۳ ص۱۹۶)

مرزا غلام احمد قادیانی کی ان عبارتوں اور دعووں سے صاف پتہ چلتا ہے کہ وہ اپنے باپ اور بھائی سے بہت سبقت لے گئے تھے اور اس انگریزی خیرخواہی میں ان کو کوئی شریک نہ تھا۔ مرزا غلام احمد قادیانی سے یہ بے نظیر و بے مثال خیرخواہی اسلام کے بدترین دشمنوں کے حق میں کیوں ظہور میں آئی اسکی وجہ سے مرزا صاحب کی زبانی سنئے!

"میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ میں تمام مسلمانوں میں سے اول درجہ کا خیرخواہ گورنمنٹ انگریزی ہوں کیونکہ مجھے تین باتوں نے خیرخواہی میں اول درجہ پر بنا دیا ہے۔ ۱۔ والد مرحوم کے اثر نے ۲۔ اس گورنمنٹ عالیہ کے احسانوں نے۔ ۳۔ خداتعالیٰ کے الہام نے۔ (مجموعہ اشتہارات حصہ سوم ص۱۹۳)

تریاق القلوب ص۳۱)

چودھری رشید احمد قادیانی اس پر توجہ دیں اور غور کریں کہ انگریزوں کے ساتھ اس خاندان کے تعلقات کس قدر تھے اور یہ پورا خاندان کس قدر فنافی الانگریز تھا! اور ان کی خیرخواہی کیسی تابعداری دلی اخلاص سے وفاداری کس درجہ کو پہنچی ہوئی تھی۔

آپ ہی اپنی اداؤں کو دیکھیں ذرا
ہم عرض کریں گے تو شکایت ہوگی!

یہی وجہ ہے کہ انگریز قادیانی خاندان اور قادیانی گروہ سے اس بات پر بالکل مطمئن تھا کہ قادیانی گروہ ان کے لئے ذرہ بھر بھی ضرر رساں نہیں ہو سکتا ہے! ایک مرتبہ مرزا غلام احمد قادیانی کو پتہ چلا کہ کسی نے حکومت سے صراحتہً یا اشارتہً یہ کہا ہے کہ مرزا صاحب کا وجود انگریزوں کے لئے خطرناک ہو سکتا ہے مرزا صاحب کو جیسے ہی پتہ چلا کہ یہ بات ہوئی ہے فوراً ایک اشتہار شائع کر دیا۔

"یہ بھی ذکر کے لائق ہے کہ ڈاکٹر کلارک صاحب نے اپنے بیان میں کہیں اشارۃً اور کہیں صراحۃً میری نسبت بیان کیا ہے کہ گویا میرا وجود گورنمنٹ کے لئے خطرناک ہے۔ مگر میں اس اشتہار کے ذریعہ حکام کو اطلاع دیتا ہوں کہ ایسا خیال میری نسبت ایک ظلم عظیم ہے۔ میں ایک ایسے خاندان سے ہوں کہ جو اس گورنمنٹ کا پکا خیرخواہ ہے" (مجموعہ اشتہارات حصہ دوم ص۱۵۹)

ایک اور اشتہار کے ذریعہ اعلان کرتے ہیں کہ!

"میں گورنمنٹ عالیہ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ فرقہ جدیدہ جو برٹش انڈیا کے اکثر مقامات میں پھیل گیا ہے جس کا میں پیشوا اور امام ہوں گورنمنٹ کے لئے ہرگز خطرناک نہیں ہے۔ (مجموعہ اشتہارات حصہ سوم ص۱۸)

یہ جملہ نہایت جلی حرفوں میں لکھا گیا ہے تاکہ انگریزوں کو یقین کامل ہو جائے۔ اس اعلان کے بعد مرزا صاحب نے اپنے باپ اور بھائی اور اپنی خدمات کا تذکرہ کیا اور وہ تمام خطوط جو گورنمنٹ کی طرف سے آئے تھے نقل کئے اور ان سے ثابت کیا کہ میرا اور میرے مریدوں کا وجود گورنمنٹ انگلشیہ کے لئے ہرگز خطرناک نہیں بلکہ واقعات اس کے شاہد ہیں۔ کہ قادیانیوں نے موقعہ بموقعہ ان کی امداد کی۔ اور یہ فرقہ جدیدہ ہمیشہ سے ان کا حامی و ناصر رہا۔ اور رہے گا! چنانچہ مرزا صاحب کی زندگی میں پیش آنے والے واقعات اس بات کے شاہد عدل ہیں کہ وہ خود اور مریدان باصفا اس پر پوری طرح عامل رہے اور اسلام کی قوت و شوکت کو جس قدر پامال کیا جا سکتا تھا کیا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

الحاصل انگریزوں اور صیہونی طاقتوں کے لئے مرزائیوں کا وجود نہ اس وقت خطرناک تھا اور نہ اب ہے۔ البتہ مسلمانوں کے لئے ضرور خطرناک ہے۔ آخر کیوں؟ وجہ ظاہر ہے کہ مرزائیوں نے ہمیشہ سے انگریزوں اور صیہونی طاقتوں کے مفادات کے لئے کام کیا ہے اور مسلمانوں کے مفادات پر ان کے مفادات کو ترجیح دی۔ جو بھی مرزائی ہے اور مرزا کو نبی رسول تسلیم کرتا اور مانتا ہے اسے اس کا پابند ہونا پڑتا ہے کہ مسلمانوں کے مفادات کے مقابلہ میں انگریزوں کے مفادات کا زیادہ خیال رکھا جائے اور ان کی دلی اخلاص اور ہر ممکن طور پر مدد کی جائے۔ یہی بات اکھنڈ ہندوستان کے عقیدے و نظریے میں بھی گھومتی ہے یعنی اگر خدانخواستہ پاک و ہند میں کوئی کشمکش پیدا ہوگی تو مرزائیوں کے ترازو کا پلڑا بھارت کے حق میں ہی بھاری ہوگا۔ مرزا محمود کے بعض بیانات سے بھی یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہے!

جماعت احمدیہ کا یہ اعلان ہے کہ پاکستان کا وجود چند روزہ ہوگا دونوں قومیں کچھ عرصہ کے لئے علیحدہ رہیں گی لیکن یہ دور عارضی ہوگا بہرحال ہم چاہتے ہیں کہ اکھنڈ ہندوستان بنے اور ساری قومیں شیر و شکر ہو کر رہیں (الفضل ۵ اپریل ۱۹۴۷ء)

نونہالانِ ختمِ نبوت

مرتب: سہیل باوا

بچے، بچیوں اور طلبا وطالبات کا صفحہ

لو بھئی بچو! تمہارا صفحہ شروع کردیا گیا ہے آپ کا دیرینہ مطالبہ پورا ہوگیا۔ اب تو خوش ہو نہ۔ اب تم اس پیارے صفحہ کے لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے واقعات، صحابہ کرامؓ کے کارنامے، بزرگان دین کے حالات، اقوال زریں، معلومات، سچی کہانیاں، سنجیدہ لطیفے اور صفحے کے بارے میں اپنی رائے ارسال کرنا نہ بھولئے۔ یہ صفحہ طلبا وطالبات اور بچے بچیوں سب کے لئے مخصوص ہے اس لئے اس میں سب حصہ لے سکتے ہیں۔ لیکن ایک بات یاد رکھنا کہ جو چیز بھیجو وہ مختصر اور صاف و خوشخط لکھی ہوئی چاہیئے۔ بچے اپنی جملہ خط وکتابت اس پتہ پر کریں۔

سہیل باوا، انچارج نونہالان ختم نبوت دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش کراچی

عقیدۂ ختمِ نبوت

معاویۃ القاسمی، کراچی

پیارے بچو! ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کچھ خاص بندوں کو ہدایت خلق کے لئے مقرر فرمایا خدا کا کلام ان پر اترتا تھا۔ اور خدا ان کے ذریعے سے اپنے احکام بندوں کو بھیجتا تھا۔ ان مخصوص و مقرب بندوں کو خدا کا نبی و رسول کہتے ہیں اور ان سب کے اول حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ اور آخر ان کے ہمارے سردار بلکہ کل کائنات کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ نبیوں کی تعداد شریعت نے نہیں بتلائی لہٰذا کوئی عدد خاص معین کرنا نہ چاہیئے نبیوں کے متعلق ہمارے عقیدے ہیں ۱؎ وہ سب راست باز اور... نیکوکار اور صغیرہ کبیرہ ہر قسم کے گناہوں سے پاک تھے سب اللہ کی رضا مندی اور پسند کے کامل نمونہ تھے۔ ۲؎ احکام الٰہی کے پہنچانے میں کوتاہی نہ کرتے تھے۔ دنیا کی کوئی طاقت ان کو ان کے فرض منصبی سے روک نہ سکتی تھی۔ ۳؎ انہوں نے معجزات دکھلائے یعنی وہ کام ان سے ظاہر ہوئے جو انسانی طاقت سے بالاتر ہیں۔ جیسے لاٹھی کا اژدھا بن جانا مردے کا جی اٹھنا پتھروں اور درختوں کا انسانی زبان میں کلام کرنا، چاند کا دو ٹکڑے ہوجانا۔ ۴؎ جو نبی جس زمانہ میں تھے اس زمانہ میں ان کی قوم کے لئے خدا کی رضامندی ان کی پیروی وفرمانبرداری میں منحصر ہوتی تھی۔ ۵؎ کوئی نبی اپنی نبوت سے کبھی معزول نہیں ہوا۔ ۶؎ کوئی غیر نبی کسی نبی کے برابر نہیں ہوسکتا۔ ۷؎ سب نبیوں سے افضل ہمارے نبی رؤف ورحیم حضرت محمد بن عبداللہ ابن عبدالمطلب بن ہاشم ہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم ۸؎ آپ اللہ کے نبی ہیں آپ خاتم النبیین ہیں یعنی آپ پر نبوت ختم ہوگئی۔ آپ کے بعد کسی کو نبوت نہیں مل نہ ملے گی۔ آپ کے بعد اب جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ کافر مرتد اور واجب القتل ہے دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ ختم نبوت کا عقیدہ اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے۔ اس کے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں کہلا سکتا۔

مُحسنِ انسانیت

رانا محمد عرفان احمد کرور لعل عیسن، لیہ

جب زمین پیاسی ہوجاتی ہے ———— تو آسمانی ... آفت بدلیاں چھاجاتی ہیں۔ جب اخوت اور محبت کے سوتے خشک ہوجاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنی برکات کا نزول کسی ہادی پیشوا، امام، نبی یا رسول کی صورت میں فرماتے ہیں۔ ایسا ہی ایک ظہور عظیم آج سے ۱۴ صدی پیشتر ایک مقدس ہستی کی صورت میں ہوا۔ اس وقت دنیا گناہوں کی آلودگی میں لتھڑی ہوئی تھی انسانیت دم توڑ رہی تھی۔ عزت آبرو کے آبگینے چور چور ہو چکے تھے۔ ہستی کی نبضیں تپش آمادہ ہوگئی تھیں۔ آپ کی تشریف آوری سے گناہوں کی ظلمت ختم ہوگئی تھی۔ انسانیت مسکرانے لگی۔ جہالت نے دم توڑ دیا۔ مساوات کی بنیاد پڑی۔ مولا و غلام ایک ہی صف میں کھڑے ہوگئے۔ اور ایسے معاشرے کی تشکیل ہوئی۔ جس میں اتحاد و مساوات اور جانفروشی کے جوہر موجود تھے۔

اک عرب نے آدمی کا بول بالا کردیا

آپ محمدؐ بھی ہیں اور احمدؐ بھی ہیں اور تعریف کئے گئے بھی ہیں اور تعریف کرنے والے بھی۔

دل جس سے زندہ ہے وہ تمنا تمہیں تو ہو
ہم جس میں بس رہے ہیں وہ دنیا تمہیں تو ہو

گویا آپ وہ عظیم الشان انسان ہیں جن سے زیادہ کسی کی تعریف نہیں کی گئی۔ اور جن سے زیادہ کسی نے اپنے خالق کی تعریف نہیں کی۔

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

میرا پیغمبر عظیم تر ہے۔ جمال رسالت کمال بیرت

عشرہ مبشرہ

محمد احسان رانا کرور لعل عیسن

عشرہ مبشرہ ان جاں نثار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو کہا جاتا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے حضور تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے دنیا ہی میں جنت کی خوشخبری دی اور وہ دس تھے۔ امیرالمؤمنین جانشین رسول خلیفہ بلا فصل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، خلیفہ ثانی امیرالمؤمنین سیدنا عمر فاروق اعظمؓ، جامع القرآن امیرالمؤمنین سیدنا عثمان ذی النورینؓ، حیدر کرار امیرالمؤمنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ، حضرت زبیر ابن عوامؓ، حضرت عبدالرحمٰن ابن عوفؓ، حضرت طلحہؓ بن عبیداللہ، حضرت ابوعبیدہ ابن جراحؓ، حضرت سعید ابن جبیرؓ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق

ثریا انجم مانسہرہ

حضورؐ نہایت مہربان رحمدل سخی اور فیاض تھے خود بھوکے رہتے اور دوسروں کو کھلاتے غریبوں کی مدد کرتے مظلوموں کی فریاد سنتے اور اُن کا حق دلاتے کمزوریوں پر رحم کھاتے بے کسوں کا سہارا بنتے مقروضوں کا قرض ادا کرتے بیماروں کی بیمار پرسی کو تشریف لے جاتے خطا کاروں کو معاف کر دیتے دشمنوں کے حق میں دُعائے خیر فرماتے ہمسایوں کی خبر گیری کرتے اور اُن کے گھر جاکر اُن کے کام آتے ضرورت مندوں کی ضرورتوں کو پورا کرتے کسی کا سوال رد نہ کرتے بچوں سے بڑی محبت فرماتے تھے آپ نے پڑوسیوں کے ساتھ حسنِ سلوک کی خاص طور پر تاکید فرمائی ہے آپؐ ساری دنیا کے لئے رحمت بن کر آئے آپؐ کی نظر میں امیر غریب سب برابر ہوتے۔ آپؐ ٹھہر ٹھہر کر گفتگو فرماتے اور بے ضرورت نہ بولتے آپؐ ہر لمحہ خدا کی یاد میں لگے رہتے تھے الغرض آپؐ کی ساری زندگی قرآن پاک کی عملی تفسیر تھی

بچوں کیلئے پہلا سبق

اللہ جل جلالہ

اللہ میاں نے پانی بنایا کہیں میٹھا کہیں کھاری جاڑوں میں گرم نمکنہ ہے اور گرمیوں ٹھنڈا۔ نیچے پانی پر زمین۔ زمین پر پہاڑ بنائے درخت اگائے کسی میں پھل آتے ہیں کسی میں پھول، پھل میٹھے پھل کھٹے، پھل کڑوے اور پھیکے، پھول میلے نیلے ملال، گلابی اور کالے زمین پر دریا بہائے، کوسوں تک پھیلائے۔ زمین کے اندر بھی پانی اور اوپر بھی پانی۔ واہ بھئی واہ اللہ کی قدرت

بچوں کے لئے پہلا سبق

پیارے بچو!

یہ سبق تمہارے لئے شروع کر رہے ہیں یہ سوال وجواب کے انداز میں ہے آپس میں مل بیٹھ کر یاد کیا کرو اور جب تم سے کوئی سوال کرے تو اس طرح جواب دیا کرو

سوال۔ تم کون ہو۔ یعنی مذہب کے لحاظ سے تمہارا کیا نام ہے؟

جواب۔ مسلمان

سوال۔ مسلمانوں کے مذہب یعنی دین کا نام کیا ہے؟

جواب۔ اسلام

سوال۔ اسلام کیا سکھاتا ہے؟

جواب۔ اسلام یہ سکھاتا ہے کہ خدا ایک ہے بندگی کے لائق وہی ہے اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے بندے اور آخری رسول ہیں اور قرآن شریف خدا تعالیٰ کی آخری کتاب ہے اسلام (دین) سچا مذہب ہے دین و دنیا کی تمام بھلائیاں اور نیک باتیں اسلام سکھاتا ہے۔

ایک تھا جھوٹا

امجد محمود کراچی

پچھلی صدی جسے ہم چودھویں صدی کہتے ہیں اس میں ایک شخص مرزا غلام احمد قادیانی تھا جس کے دماغ پر بڑا بننے کا خبط سوار ہوگیا اس نے پہلے مجدد ہونے کا دعویٰ کیا پھر کہنے لگا میں مسیح ہوں پھر اس سے بڑھ کر اس نے یہ دعویٰ کر دیا کہ محمد رسول اللہ بھی میں ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معاملہ میں بڑا غیور ہے۔ اس نے مرزا قادیانی کو اس کے جھوٹے دعووں کی پہلے تو یہ سزا دی کہ اس سے عقل و شعور کی دولت چھین لی یہاں تک کہ اسے الٹے سیدھے کا بھی پتہ نہ چلتا تھا دائیں پاؤں کا بوٹ بائیں میں اور بائیں کا دائیں میں پہن لیتا تھا گھڑی کا ٹائم دیکھنا ہوتا تو وہ ایک سے گنتی کر کے وقت کا پتہ چلاتا تھا۔ بٹن اوپر کا نیچے اور نیچے کا اوپر لگا لیتا تھا۔ خدا نے ایک عذاب یہ دیا کہ دن میں سو سو دفعہ پیشاب کرتا تھا جب کہ اسے گڑ کھانے کی بھی عادت تھی۔ ایک جیب میں مٹی کے ڈھیلے اور دوسری میں گڑ رکھتا تھا جس کی عقل ماری گئی ہو تو اس سے یہ بات بعید نہیں کہ وہ کبھی کبھی گڑ کی جگہ مٹی کے ڈھیلے منہ میں رکھ لیتا ہو اور گڑ سے استنجے کا کام لیتا ہو۔ اس کی ایک اور عجیب حالت یہ تھی کہ چابیوں کا گچھا وہ شلوار کے ازار بند کے ساتھ باندھ کے رکھتا تھا۔ جو بوجھ کی وجہ سے نیچے لٹکتا رہتا اور جب وہ چلتا تو چھن چھن کی آواز آتی تھی لیکن اسے محسوس ہی نہ ہوتا تھا کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ جھوٹے نبوت کا سب سے بڑا عذاب خدا نے یہ دیا کہ وہ جب مرا تو قے اور ٹٹی دونوں میں لت پت تھا۔ اس لئے کسی شاعر نے سچ کہا ہے ؎

اگر مرزا ہوتا خدا کا نبی
تو ٹٹی میں گر کر نہ مرتا کبھی

بقیہ : فضائل صدقات

تھا ہر قسم کے علاج کئے، کوئی بھی کارگر نہ ہوا۔ ایک سال اسی حال میں گزر گیا۔ ایک مرتبہ استاذ ابو عثمان صابونیؒ سے دُعا کی درخواست کی۔ جمعہ کا دن تھا انہوں نے بڑی دیر تک دُعا کی۔ مجمع نے آمین کہی۔ دوسرے جمعہ کو ایک عورت حاضر ہوئیں اور ایک پرچہ مجلس میں پیش کیا۔ جس میں یہ لکھا تھا کہ میں گذشتہ جمعہ کو جب گھر واپس گئی تو حاکمؒ کے لئے بہت اہتمام سے دُعا کرتی رہی۔ میں نے خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ حاکمؒ سے کہو کہ مسلمانوں پر پانی کی وسعت کرے۔ حاکم نے یہ سن کر اپنے گھر کے دروازہ پر ایک سبیل قائم کر دی۔ جس میں پانی کے بھرنے کا اور اسمیں برف ڈالنے کا اہتمام کیا۔ ایک ہفتہ گزرا تھا کہ چہرہ کے سب زخم بالکل اچھے ہوگئے اور پہلے سے زیادہ خوشنما چہرہ ہو گیا۔ (ترغیب)

بزم ختم نبوت

شمارہ ۲۳ کا جواب نہیں

لیاقت علی ساجد شوکت سویٹ شاپ کورنگی علی عیسیٰ

رسالہ ختم نبوت مجھے بہت پسند ہے خصوصاً شمارہ نمبر ۲۳ کا تو جواب نہیں میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین۔

دائم رہے یہ رسالہ

عبدالعلیم ضیاء — ہارون آباد،

ہفت روزہ ختم نبوت کے بارے میں جتنی مثال دی جائے کم اور اس کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے مثال کے طور پر یہ رسالہ اُن ابابیلوں سے بھی زیادہ سخت ہے (جو کہ اُن ظالموں پر جو بیج ابرہہ کے خانہ خدا (بیت اللہ شریف) کو گرانے کے لئے آئے تھے) وہ ابابیل تو اللہ کے حکم سے جس پر پتھر مارتے تھے اس کو وہیں دھنسا دیتے تھے لیکن ہفت روزہ ختم نبوت الحمدللہ جس قادیانی کے پیچھے لگ جائے اس کو تو ایک دفعہ دن کو تارے دکھلا دیتا ہے اور اتنا ذلیل کرتا ہے کہ آخر تنگ آ کر اسے اپنے ملک (انگلینڈ) کے پاس جانا پڑتا ہے لیکن جب کوئی انگلینڈ پہنچ جائے تو پھر صرف رسالہ ہی نہیں بلکہ ختم نبوت کے پروانے بھی اس کے تعاقب میں پہنچ جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ یا تو اُسے مسلمان ہونا پڑتا ہے یا جہنم رسید ہونا پڑتا ہے میری سچے دل سے دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو اتنا ہی بنا دے آمین ثم آمین

ہزاروں دل ہزار مبارکباد

عارف علی انصاری ایم اے شیخوپورہ خیرآباد۔ انڈیا

ہفت روزہ ختم نبوت کا ایک شمارہ نظر سے گزرا جسے دیکھ کر دل مسرور ہوا دل سے آپ سب کے لئے دعائیں نکلیں۔ آپ سب حضرات کو ہزاروں ہزار مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ قادیانی فتنہ ملت اسلامیہ کے لئے ایک امتحان ہے۔ اب تو یہ ہندوستان میں بھی سازشیں کر چکے ہیں۔ چنانچہ علمائے کرام نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے فوراً اس جانب متوجہ ہو گئے ہیں۔ چنانچہ گذشتہ سال کانپور (یو۔ پی) میں حضرت مولانا منظور احمد مظاہری (قاضی شہر کانپور) مدیر پندرہ روزہ (پیام سنت) نے ایک کانفرنس کرائی جس میں بہت سے علمائے کرام نے قادیانیوں کی فتنہ انگیزی سے مسلمانوں کو آگاہ کیا۔ مجمع بھی بہت کافی تھا دور دراز سے لوگ اس میں شریک ہوئے تھے راقم بھی اللہ کے فضل سے شریک ہوا تھا اور ابھی حال میں چند دن قبل ایک کانفرنس دیوبند میں بھی ہوئی مگر عالمی مجلس ختم نبوت جو اہم خدمات کر رہی ہے وہ بلاشبہ قادیانیوں کے لئے موت کے مترادف ہیں اور امید ہے عنقریب اس سے بہت ہی قادیانی حلقہ بگوش اسلام ہوں گے۔

اکابر کا مشن اور ختم نبوت

گلستان علی ، کراچی

ہفت روزہ ختم نبوت کی اشاعت پر میری طرف سے دلی مبارکباد قبول ہو۔ ملت اسلامیہ کا بین الاقوامی جریدہ آپ کے اس رسالے نے واقعی قادیانیت کے فتنے کی پول کھول کر مسلمانوں کو آگاہ کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ موجودہ صدی میں اس خبیث اور زندیق فتنے کی سرکوبی کے لئے آپکا رسالہ عقیدۂ ختم نبوت کو پختہ کرنے ہمارے معزز اکابر و بزرگان دین کے مشن کو پورا کرتے ہوئے اپنا پورا حق ادا کر رہا ہے میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ باری تعالیٰ آپ حضرات کی اس محنت کو قبول فرمائے اور آپ کے ہفت روزہ کو دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ اور ہم سب مسلمانوں کو حضور پاک خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس و حرمت کے لئے مرتے دم تک اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین

متحد ہو جاؤ متفق ہو جاؤ

محمد راشد مدنی ٹنڈو آدم

ہمیں رسالہ پڑھ کر بہت خوشی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو ہمیشہ قائم و دائم رکھے آمین ہمیں رسالہ کا بے چینی سے انتظار رہتا ہے۔ اور جب رسالہ آتا ہے تو دل خوشی سے جگمگا اٹھتا ہے وہ وقت انشاء اللہ بہت نزدیک ہے کہ زندیق قادیانیوں سے ہمارا ملک پاک ہو جائے گا۔ لیکن اس کے لئے میری اہل اسلام سے اپیل ہے کہ خدارا متحد ہو جاؤ متفق ہو جاؤ۔

رسالہ نے قادیانیوں کی حقیقت کھول دی

نذیر احمد کورنگی ۳ ، کراچی

الحمدللہ رسالہ ختم نبوت بہت اچھا رسالہ ہے جو شخص اس رسالہ کو پڑھے گا اس کو اپنے اسلامی عقیدے میں پختگی نصیب ہوگی۔ ہمیں پہلے قادیانیت کے متعلق کچھ معلوم نہ تھا کہ وہ کیا ہیں، رسالے کو پڑھا تو معلوم ہوا کہ یہ بے ایمانوں کا ٹولہ ہے اس لئے میں تمام مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس رسالہ کو خرید کر پڑھیں اور دوسرے دوستوں تک اس کو پہنچائیں۔

کینیڈا سے ایک خط

رسالہ "ختم نبوت" باقاعدہ مل رہا ہے۔ بھیجنے کا بہت بہت شکریہ، ابھی تک چار عدد رسالے ملے ہیں۔ آپ کے دورہ کلیگری کی یاد ابھی دل میں تازہ ہے۔ آپ لوگوں کے آنے سے کلیگری میں نئی روح پھونک گئی ہے۔ لوگ پہلے سے زیادہ قادیانی فتنے سے کافی طور پر آگاہ ہو چکے ہیں آپ کو بطور نمونہ "کتابچہ" بھیج رہا ہوں۔ اس سے آپ کو اندازہ ہوگا کہ یہاں پر کام ہو رہا

ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ ہمیں اور عمل کی ہمت دے۔ آمین

رشید احمد۔ از کینیڈا

دن بہ دن اضافہ

عمر الدین ساقی ندیم۔ ڈُلے والہ

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے رسالہ ختم نبوت ہر جگہ ڈیلولا ضلع جہلم پہنچ رہا ہے اور ساتھ ہی خدا کے فضل اور دوستوں کے تعاون سے دن بہ دن اضافہ بھی ہو رہا ہے میں ہفت روزہ ختم نبوت کی دن دوگنی رات چوگنی ترقی کے لیے دعاگو ہوں۔

میں بھی شوق سے پڑھتا ہوں

محمد سجاد رفیق، کروڑ لعل عیسن

رسالہ ختم نبوت میرے والد محمد رفیق صاحب لیتے ہیں میں بھی بڑے شوق سے پڑھتا ہوں یہ بہت ہی اچھا رسالہ ہے لکھائی چھپائی ٹائیٹل بہت ہی عمدہ ہے۔

میں نے سچے موتیوں اور ہیروں کا رسالہ پڑھ کر اپنے غموں کو ختم کیا

محمد عبداللہ عزیز آباد، اوگی ہزارہ

تقریباً ۲ ماہ کے عرصہ سے میں کراچی کے ایک رسالہ کا عادی ہو چکا تھا اور ہمیشہ میرا معمول تھا کہ رسالہ کو ضرور پڑھوں مگر ایک آدمی نے مجھ سے عرض کی کہ ہمارا رسالہ ختم نبوت ایک دفعہ آپ ضرور پڑھیں پسند آئے تو ہمیشہ اس کا مطالعہ کرنا میں نے ایک ہی دفعہ پڑھ لیا جس نے میرے دل کو سکون بخشا اور سچے موتی اور ہیروں کے رسالہ ختم نبوت کا خریدار بن گیا اور اُس رسالہ کو ہمیشہ ہمیشہ بھول گیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ رسالہ ختم نبوت تاقیامت شائع ہوتا رہے اور میں لیتا رہوں اور سکون کی زندگی حاصل کروں۔ اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کی زندگی میں برکت ڈال دے جس نے اس کی اشاعت شروع کی۔

ختم نبوت بڑے شوق سے پڑھتا ہوں

محمد اصغر طارق، رحیم یار خان

ختم نبوت ایک نہایت خوبصورت جریدہ ہے جو شخص ایک شمارہ پڑھ لے تو ہر دفعہ خریدنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ آپ نے دشمنان ختم نبوت کی سازشوں کو بے نقاب کیا اللہ تعالیٰ اس پرچے

سورینام میں ایک ہزار سے زائد لاہوری قادیانی اسلام قبول کر چکے ہیں۔ محمد جیاد کی رپورٹ

رسالہ ختم نبوت باقاعدگی سے مل رہا ہے ماشاء اللہ رسالہ بڑا خوب صورت اور اپنی مثال آپ ہے۔ واقعی ختم نبوت ایٹم بم ہے میری دعا ہے اللہ تعالیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام علماء کرام کو ہمیشہ کے لئے زندہ رکھیں تاکہ اس طرح سورینام کی سرزمین سے لاہوری قادیانیوں، مرزائیوں، ان شیطانوں کا صفایا ہو جائے۔ فتنۂ قادیانیت کی سرکوبی اور ریشہ دوانیوں سے امت مسلمہ کو خبردار کرنے میں مجھے آپ ہر ایک کی امداد بہت ضروری ہے۔ میں نے زوردار طریقے سے قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں اور خلافِ اسلام سرگرمیوں کے خلاف تعاقب شروع کر دیا ہے۔ اللہ کا بڑا ہی کرم ہے کہ اب تک ایک ہزار سے زائد افراد مرزائیت کو ترک کر کے اسلام قبول کر چکے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر میں میرا خط ہوگا میں نے آپ سے مرزا قادیانی کی کتابوں کو طلب کیا تھا۔ میں نے مرزا کا لٹریچر جو مجھے دفتر نے بھیجا تھا وصول کر لیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں آپ ہر ایک کو خاص مجلس تحفظ ختم نبوت کے علماء کرام کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے زندہ رکھیں (آمین)

(محمد جیاد بولن سورینام)

رسالہ کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے آمین۔ میں آپ سب صاحبان کو مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ حضرات پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں اور قادیانیوں کا تعاقب کر رہے ہیں۔

ختم نبوت کا شمارہ یا تابندہ ستارا

حاجی سید سجاد عباسی موضع کھکھرا پیر ۔

میرے موضع ہی کے ایک بزرگ "ختم نبوت" افتخار احمد نقشبندی کے توسط سے پہلی بار جلد نمبر ۳ کا شمارہ نمبر ۱۴ ہاتھ لگا جسے پڑھا تو اتنا سرور آیا کہ شاید ہی دیگر رسالوں سے آیا ہو اور جسے دیکھا تو اپنے لئے انتخاب کئے بغیر نہ رہ سکا اور اسی وقت سے مسلسل خریدار ہوں۔ اپنے اسلاف کرام کے ایمان افروز واقعات دینی اور دنیاوی مسائل سے آگاہی اور یہ کہ ہمارے قادیانی فراڈوں کے بارے میں ہفتہ وار معلومات اراکین ختم نبوت کی انتھک کوششوں اور پروگراموں کا ہفتہ وار آگاہی پروگرام اداریہ اور جناب نبی کریمؐ اور اجلہ مدینہ و گنبد خضرا کی مبارک شخصیت کی شان میں شمارہ کے کبھی اول اور کبھی آخر میں نعتوں اور غلامان مصطفےٰ کے کلام کی ایک جھلک بیانفٹ ایسا کارنامہ ہے مرتب کرنے والوں بلکہ رسالہ ختم نبوت کے روز افزوں ترقی میں دامے درمے قدمے اور سخنے امداد و خدمت کرنے والوں کو جتنی بھی داد تحسین پیش کی جائے کم ہے۔

پرچہ پڑھا جی خوش ہو گیا

محمد الدین جوہر آباد خوشاب

رسالہ ختم نبوت آج ہاتھ لگا پڑھا جی خوش ہو گیا اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے اور رسالہ کی اشاعت میں روز بروز اضافہ ہو اس صدی کے شروع سے لے کر آج تک ہمارے علماء دین نے بڑی بڑی قربانیاں دی ہیں اور مرزائیت کو ختم کرنے میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے جن میں حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ فاتح قادیان جناب مولانا محمد حیاتؒ قابل ذکر ہیں اگر آپ کچھ صفحے مخصوص کر سکیں تو میں یہ لکھ سکونگا۔ کہ ۱۹۲۵ء میں حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے مرزا محمود کی کیسے گت بنائی پھر ۱۹۳۵ء میں امرتسر میں یہ لوگ کیسے پٹے اور ہمارے علماء نے کیا قربانیاں دیں اسی طرح ۱۹۷۴ء تک کے واقعات ایسے تحریر کروں گا جن کا میں چشم دید گواہ ہوں اور کسی حد تک حصہ بھی لیتا رہا ہوں۔

بہت ہی سکون ملا

منظور احمد ایاز، حیدرآباد سندھ

ماشاء اللہ رسالہ پڑھا دل کو بہت ہی سکون میسر ہوا۔ دعا ہے اللہ تعالےٰ آپ کی دین کی خدمت کو قبول فرمائے آمین جب سے یہ رسالہ پڑھا ہے اسی دن سے رسالہ اپنے دوستوں کی طرف روانہ کیا تاکہ قادیانی فتنہ سے باخبر رہیں۔ آپ نے اچھا قادیانیوں کا بھیجا کیا ہوا ہے

علماء مانسہرہ زندہ باد، نماز جنازہ کے اجتماع سے اعلان کرکے قادیانیوں کو نکل بھاگنے پر مجبور کر دیا

مانسہرہ (نمائندہ ختم نبوت) مانسہرہ کے مشہور سیاسی سماجی رہنما حکیم عبدالغفور صاحب کے جواں سال بیٹے عطاء الرحمان صاحب ۱۳ جنوری کو ایک حادثے میں وفات پا گئے۔ چونکہ قادیانیوں کے ساتھ کچھ رشتہ داریاں بھی تھیں۔ رات کو قاضی رفیق الرحمان صاحب خطیب جامع مسجد ککڑ حکیم صاحب کے گھر تعزیت کے لئے گئے تو دیکھا کہ چند قادیانی بھی براجمان ہیں۔ قاضی صاحب نے حکیم صاحب سے کہا کہ صبح آپ ان قادیانیوں کو جنازہ میں نہ چھوڑیں کیونکہ یہ ہمارے جنازوں میں شرکت نہیں کر سکتے۔ حکیم صاحب نے کہا کہ ہم انہیں کہہ دیں گے کہ جنازہ میں نہ جائیں بلکہ گھر پر ہی رہیں گے۔ قاضی صاحب نے کہا کہ اگر یہ جنازہ میں شریک ہوئے تو میں بحیثیت خطیب محلہ اعلان کر دوں گا کہ کوئی مسلمان جنازہ میں نہ شرکت کرے کیونکہ قادیانی بھی شریک ہیں۔ حکیم صاحب نے یقین دلایا کہ قادیانی جنازہ میں شرکت نہیں کریں گے۔ جب جنازہ صبح اٹھایا گیا اور پولیس گراؤنڈ مانسہرہ میں لاکر رکھ دیا گیا تو ہزاروں کا اجتماع تھا جس میں معززین شہر، افسران پولیس اور دیگر ہر شعبۂ زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگ موجود تھے۔ مولانا رفیق الرحمان صاحب اور مولانا عبداللہ خالد خطیب مرکزی جامع مسجد و امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مانسہرہ نے حکیم صاحب سے کہا کہ آپ خود اعلان کر دیں کہ اگر کوئی قادیانی جنازہ میں موجود ہو تو نکل جائے۔ حکیم صاحب نے کہا اعلان کی ضرورت نہیں ہے چونکہ یہاں کوئی قادیانی جنازہ میں شریک نہیں لہٰذا اعلان سے کیا فائدہ۔ چنانچہ اس کے بعد قاضی رفیق الرحمان صاحب نے اعلان کیا کہ کوئی قادیانی اگر جنازہ میں شریک ہو تو اسے نکال دیا جائے اور جنازہ میں چھوڑا جائے۔ مانسہرہ میں علماء کا یہ دستور ہے کہ جب کوئی بھی جنازہ ہو تو جنازہ شروع ہونے سے قبل اعلان بلند آواز میں کیا جاتا ہے کہ کسی مرزائی کو جنازہ میں نہ چھوڑا جائے۔ خواہ جنازہ میں کوئی قادیانی ہو یا نہ ہو لیکن اعلان ضرور کیا جاتا ہے اس اعلان سے مرزائی نوازوں کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔ چنانچہ یہاں بھی اعلان کیا گیا اور ساتھ ساتھ مرزا قادیانی کے عقائد کفریہ اور مغلظات اور تحریرات کو سنایا گیا۔ اسی اثنا میں خطیب مرکزی جامع مسجد مولانا عبداللہ خالد صاحب کی نظر ایک قادیانی پر پڑی جو پہلی یا دوسری صف میں کھڑا تھا انہوں نے کہا کہ تم قادیانی ہو مرزا قادیانی کو مانتے ہو تو مذکورہ قادیانی نے بات کو گول مول کیا خطیب صاحب نے کہا مرزا قادیانی کو لعنت بھیجو اور کہو وہ کافر اور مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج تھا مذکورہ قادیانی نے انکار کر دیا۔ چنانچہ قاضی رفیق الرحمان صاحب نے مذکورہ قادیانی سے کہا یہاں سے فوراً کھسکو ورنہ تمہاری خیر نہ ہوگی۔ چنانچہ مذکورہ قادیانی نہایت تیزی سے صفوں سے بھاگ کر نکل گیا۔ اور یوں وہ "جان چھوٹی سو لاکھوں پائے لوٹ کے بدھو گھر کو آئے" کا مصداق بن گیا۔ اگر قادیانی چند لمحے بھی ٹھہرتا تو عوام یقیناً مرمت کر دیتے اور خوب ٹھکائی ہو جاتی۔ لیکن اس کی خوش بختی تھی کہ بچ نکلا۔ اس کو جاتے ہوئے جب دیگر قادیانیوں نے دیکھا تو وہ بھی چپکے سے پچھلی صفوں سے کھسکنا شروع ہو گئے اور آٹھ نو دوسرے قادیانی بھی نکل بھاگے لیکن عوام کو پتہ بعد میں چلا کہ قادیانی بھی آئے تھے یہ خدائے لم یزل کا فضل و کرم ہے کہ قادیانیت آج مانسہرہ میں ایک گالی سمجھی جاتی ہے ورنہ ایک وقت تھا کہ قادیانیت کے خلاف مانسہرہ شہر میں بات کرنا بھی شیر کے منہ میں ہاتھ ڈالنا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی کروڑوں رحمتیں نازل ہوں اس مرد قلندر، مرد مجاہد، مرد درویش میر کاروان بخاریؒ جس کو دنیا غلام غوث ہزارویؒ کے نام سے یاد کرتی ہے اگر حضرت ہزارویؒ قادیانیت کا مقابلہ نہ کرتے تو آج مانسہرہ میں اکثر خوانین، انگریز کے ٹوڈی جاگیردار اور رئیس اور سواتی خاندان کے بڑے بڑے خان بہادر، سر بہادر قادیانیت کی آغوش میں ہوتے لیکن مولانا ہزارویؒ نے تمام مصلحتوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے مصائب و آلام کو جھیلتے ہوئے اپنوں اور بیگانوں کی تلخ نوائیوں کا سامنا کرتے ہوئے قادیانیت کا پوسٹ مارٹم کیا سفر میں حضر میں مناظروں سے اور دیگر مجالس میں ہر طرح پر سیاسی، مذہبی طور پر قادیانیت کا تعاقب جاری رکھا جس کا نتیجہ آج ہمارے سامنے ہے بڑے بڑے لوگ اس کا اعتراف کرتے ہیں کہ اگر ہمیں مولانا ہزارویؒ نہ بچاتے تو ہم قادیانی ہو جاتے کیونکہ قادیانیوں کے پاس جو ہتھکنڈے ہیں ملازمت کا لالچ دے کر اور شادی کے چکر میں الجھا کر ایمان کو لوٹ لینا ان کا شیوہ ہے لیکن مولانا نے تمام مصلحت آمیز باتوں کو چھوڑ کر اور اپنے اسلاف کے طریق کو اپناتے ہوئے حق بات کا منبر و محراب سے بیان بھی کیا اور وقت آیا تو دار و رسن کو چوم کر بھی حق کا اظہار کیا۔ بقول شاعر ؎

مجھے حق بیانیوں نے جہاں دار پہ چڑھایا :
وہیں مصلحت نے واعظ تیرے ہونٹ سی دیئے ہیں

اللہ کی کروڑوں رحمتیں اس مرد قلندر کی قبر پر ہوں اَللّٰھُمَّ اَرْزُقْنَا اِتِّبَاعَہٗ ، آمین

گورنمنٹ کالج سرگودھا میں ختم نبوۃ ایکشن کمیٹی کا قیام

سرگودھا (نمائندہ ختم نبوت) جمعیۃ طلباء اسلام گورنمنٹ کالج سرگودھا کے ناظم جناب عرفان اسحاق صاحب نے دیگر مسلم تنظیموں کے عہدے داروں سے ملاقات کر کے انہیں ختم نبوت کا مقدس اور متفقہ کام کرنے کی دعوت دی۔ اس سلسلے میں کمپنی باغ میں عرفان صاحب کی رہائش گاہ پر مشترکہ میٹنگ بلائی گئی جس میں ایکشن کمیٹی کا قیام عمل میں لایا گیا۔ انہوں نے ایس پی سرگودھا کو مطلع کیا کہ مرزائیوں سے کلمہ طیبہ کو محفوظ نہ کیا گیا تو کالج کے طلباء میدان عمل میں نکلنے پر مجبور ہوں گے۔ انہوں نے یاددہانی کے طور پر شاہین ختم نبوت مولانا محمد اکرم طوفانی کی کوششوں کا ذکر بھی کیا۔ لیکن انتظامیہ کی بے حسی اسے قابل عمل نہ بنا سکی ہے۔ عنقریب گورنمنٹ کالج سرگودھا میں ختم نبوۃ کا جلسہ ہوگا۔ جس میں تمام تنظیموں کے طلباء شرکت کریں گے۔ تمام طلباء نے عہد کیا ہے کہ مرزائیت کی ویران کھیتی کو ویران تر کر دیا جائے گا یاد رہے کہ اس سے پہلے کالج کی کئی تنظیمیں ایس پی، ڈی سی صاحب سرگودھا ...

سے ملاقات کرکے اُن کو اپنے مطالبات کی دفعہ پیش کرچکے ہیں لیکن مقامی انتظامیہ ابھی تک چپ سادھے ہوئے ہے۔

مدرسہ رحیمیہ مکی مسجد نیو مرادپور میں جلسہ ختم قرآن مجید

مدرسہ رحیمیہ مکی مسجد نیو مرادپور میں سادہ مگر پروقار تقریب میں دو بچوں محمد اجمل شاہ اور عبدالرحمٰن نے ہزارہ ڈویژن کے ممتاز علماء کرام بطل حریت یادگار اسلاف حضرت مولانا عبدالحنی صاحب خطیب جامع مسجد نازی مانسہرہ اور مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مانسہرہ کے امیر حضرت مولانا محمد عبداللہ خالد صاحب خطیب مرکزی جامع مسجد مانسہرہ خطیب اسلام مولانا سید اسرارالحق شاہ صاحب ناظم اعلیٰ مجلس علاقہ تور ٹکیل حضرت مولانا رفیق الرحمٰن صاحب زرنگلی مولانا قاری سید محمد شاہ مولانا قاری عبدالمالک مولانا عبدالمجید امیر مجلس تحفظ ختم نبوت تور ٹکیل مولانا محمد مظفر اقبال قریشی ان کے علاوہ دیگر علماء کرام اور معززین شہر کی موجودگی میں قرآن مجید کی آخری آیات پڑھ کر قرآن مجید حفظ کیا اس موقعہ پر جلسہ ختم قرآن زیر صدارت حضرت مولانا عبدالحنی صاحب منعقد ہوا اس موقعہ پر علماء کرام نے زوردار تقریریں کیں۔

حاجی سیف الرحمان مرکزی انجمن تاجران کے بلا مقابلہ صدر منتخب ہوگئے!

بہاول پور۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے امیر حاجی سیف الرحمان دوسری مرتبہ مرکزی انجمن تاجران بہاولپور کے بلا مقابلہ صدر منتخب ہوگئے۔ واضح رہے کہ آپ کے مقابلہ میں پانچ آدمیوں نے کاغذات نامزدگی داخل کرائے تھے۔ انتخاب کی تاریخ... آنے سے پہلے تمام امیدواروں نے کاغذات واپس لے لئے۔ اس طرح آپ کا انتخاب بلا مقابلہ ہوگیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے عہدہ داروں حاجی محمد ذکی اللہ، حاجی عمر دین، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی چوہدری محمد علیم عبدالرحمان انصاری، محمد ریاض چغتائی اور حافظ عبدالحمید نے اپنے امیر کی کامیابی پر انہیں مبارک باد دی اور کہا کہ انشاء اللہ العزیز مقامی جماعت کے احباب حاجی صاحب سے ہر قسم کا تعاون جاری رکھیں گے۔

ایک قادیانی زندیقہ کو مسلم قبرستان میں دفنانے کی کوشش ناکام

اہلیان اور علماء علی پور کی طرف سے مثالی اتحاد کا مظاہرہ

علی پور (نمائندہ ختم نبوت) گزشتہ روز علی پور کی نواحی بستی یاروالی میں ایک قادیانی واحد بخش گویانگ سیکرٹری یونین کونسل کی اہلیہ جو قادیانی مذہب سے تعلق رکھتی تھی فوت ہوگئی جسے علی پور شہر کے مرزائی اور بستی کے مرزائی اس کو دفنانے کیلئے علی پور کے نزدیک جتوئی روڈ پر مسلمانوں کے قبرستان میں دفنانے کی کوشش کررہے تھے کہ اس اثناء میں علی پور کے ہر مکتب فکر کے علماء مولانا مشتاق احمد، مولانا عبدالرحیم، حق نواز ملتانی اور ہزاروں افراد جوق در جوق قبرستان میں پہنچ گئے اور مرزائیوں کو کہا کہ تم غیر مسلم اقلیت ہو لہٰذا قادیانی میت اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں نہیں دفن کرسکتے۔ آخرکار مقامی انتظامیہ کے سربراہ مرزا عبدل بیگ ایس ایچ او اسسٹنٹ کمشنر علی پور فاروق سید نے مداخلت کرکے مرزائیوں کو منع کیا اور کہا کہ خوامخواہ ڈیرہ غازیخان والے حالات پیدا نہ کریں اور انتظامیہ نے ایک ٹرک منگوا کر مدفون میت قادیانی کو لاد کر ان کے آبائی گاؤں یاروالی پہنچائی اور وہاں انہوں نے اپنے رقبہ میں قادیانی میت کو دفنایا۔ اس سلسلے میں مقامی تنظیموں کے سربراہ مولانا مشتاق احمد، مولانا عبدالرحیم، مولانا محمد رفیق صدر علماء محاذ مسلم لیگ، مولانا غلام محمد مجلس تحفظ ختم نبوت نے انتظامیہ کے سربراہ مرزا عبدل بیگ اور اسسٹنٹ کمشنر علی پور سید فاروق، ایس پی ضلع مظفر گڑھ کے اس اقدام کو سراہا اور کہا کہ ان مذکورہ افسران نے کمال تدبر سے اس معاملے کو خوش اسلوبی سے نمٹایا ہے۔

چارسدہ کے عالم دین مولانا خان بادشاہ شہید کردیئے گئے

اوگی (نمائندہ ختم نبوت) علماء اگرور دتناول اوگی کا ایک تعزیتی اجلاس زیر صدارت مولانا سعیدالرحمٰن منعقد ہوا جس میں علاقہ اگرور و تناول کے علماء کرام نے کثیر تعداد میں شرکت کی تلاوت کلام پاک کے بعد قاری عبدالرشید ناظم اعلیٰ جمعیۃ العلماء اگرور تناول نے اجلاس کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آج کا یہ نمائندہ اجلاس اس وجہ سے بلایا گیا ہے کہ چارسدہ کے ایک عظیم عالم دین مولانا خان بادشاہ صاحب کو بے دردانہ طور پر شہید کردیا گیا ہے۔ آئے دن علماء کرام کو شہید کرنا ایک عام بات بن چکی ہے علماء کرام کا یہی قصور ہے کہ وہ عوام الناس کو صراط مستقیم بتاتے ہیں اور دیگر باطل پرست فرقوں کے گھناؤنے عزائم سے مطلع فرماتے ہیں کبھی اسلم قریشی جیسے نامور مجاہد کو شہید کیا جاتا ہے اور حکومت محو تماشا رہتی ہے اور کہیں مولانا خان بادشاہ جیسے جید عالم کو شہید کردیا جاتا ہے علاقہ اگرور دتناول کے علماء کرام حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ مولانا خان بادشاہ کے قاتلوں کو گرفتار کرکے برسرعام پھانسی پر لٹکایا جائے۔

کشمور میں ختم نبوت یوتھ فورس کا عظیم الشان جلسہ

کشمور (پ ر) ختم نبوت یوتھ فورس کی طرف سے یہاں ایک عظیم الشان جلسہ عام مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن گڈو روڈ کشمور میں منعقد ہوا جس کی صدارت مولانا غلام نبی نے کی۔ جلسہ سے مولانا نذر محمد درگاہی مولانا محمد صلاح عابد مہتمم مدرسہ کے نائب مہتمم اور ختم نبوت یوتھ فورس ضلع جیکب آباد کے نگران مولانا محمد علی فاروقی نے خطاب کیا۔ دوسری نشست کی صدارت مدرسہ کے مہتمم حاجی وفاقی وزیر الحاج میر جعفر صادق خان کھوسہ نے کی۔ جس میں مہمان خصوصی پیر طریقت حضرت مولانا عبدالکریم قریشی آف بیر شریف تھے اس میں حضرت مولانا سید عبداللہ شاہ بخاری جامع مسجد گڈو کے خطیب قاری محمد علی الحاج امداد اللہ بھلپوٹہ نے۔ اور مہمان خصوصی مولانا عبدالکریم قریشی نے ولولہ انگیز خطاب کیا تیسری نشست کی صدارت صوفی باصفا مولانا عبدالعزیز بخاری نے کی۔ جس میں

مہمانِ خاص ختم نبوت کے مجاہد مولانا محمد مراد انڈھر تھے جس میں مولانا محمد رمضان مزاری، مولانا بشیر احمد ختم نبوت یوتھ فورس ضلع جیکب آباد کے صدر سید حفیظ اللہ شاہ اور سیکرٹری جنرل محمد یعقوب انور کھوسہ اور مولانا محمد مراد نے خطاب کیا۔ جلسے کے اختتام کے بعد ختم نبوت یوتھ فورس کے نگران مولانا محمد علی فاروقی ختم نبوت یوتھ فورس کے ضلعی صدر سید حفیظ اللہ شاہ سیکرٹری جنرل محمد یعقوب انور کھوسہ نے پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔

دارالعلوم تعلیم الاسلام دلبوڑی کی تالہ بندی ختم کیجائے

مانسہرہ (نمائندہ ختم نبوت) ضلع مانسہرہ کی مشہور دینی درس گاہ دارالعلوم دلبوڑی کی تالہ بندی ختم کرکے درس و تدریس کی اجازت دی جائے۔ ضلع مانسہرہ کے متعدد علماء کرام اور دینی سماجی اور معززین علاقہ نے اپنے بیانات میں حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ دارالعلوم دلبوڑی کو واگذار کرکے وہاں تدریسی سرگرمیاں جاری کرنے کی اجازت دیجائے۔ کیوں کہ یہ وقت سال کا آخری ہوتا ہے۔ اس سے دینی طلباء کا ناقابل تلافی تعلیمی نقصان ہوتا ہے پھر دینی مدارس کی تالہ بندی ایک نظریاتی مملکت کے لیے افسوسناک ہے۔ لہٰذا ضلعی انتظامیہ سے اپیل ہے کہ وہ فی الفور دارالعلوم میں تالہ بندی ختم کراکر تدریس کی اجازت دے۔ یاد رہے کہ دو ماہ قبل علاقہ دلبوڑی کے ایک بااثر شخص نے مدرسہ پر ایک منصوبے کے تحت حملہ کیا لیکن مدرسین نے طلبہ کو بے قابو ہونے دیا یہاں تک کہ فائرنگ بھی ہوئی۔ کچھ عرصہ بعد دوبارہ مدرسہ پر بلوہ کرکے طلباء کو مارا پیٹا گیا اور ایک مدرس کو اتنا شدید زدوکوب کیا گیا کہ اس کی ناک کی ہڈی بھی ٹوٹ گئی۔ اور باقی مدرسین کو بھی مارا گیا اور مدرسہ اور مسجد کی بے حرمتی کی گئی طلبہ اپنے اساتذہ کو بچانے کیلئے بڑھے تو انہیں بھی پیٹا گیا۔ اور مدرسین و طلبہ پر انتہائی شدید مظالم ڈھائے گئے۔ حملہ آوروں کا مقصد یہاں سے دینی درس گاہ کی بیخ کنی تھی۔

ایک قادیانی پیشوا مناظرے میں لاجواب ہوکر ڈھاکہ بھاگ گیا

سنام گنج میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

سنام گنج بنگلہ دیش (نمائندہ ختم نبوت) بنگلہ دیش کے علماء حق نے فتنۂ قادیانیت کا زبردست تعاقب شروع کردیا ہے اور قادیانیت کے استیصال کے لیے ملک کے گوشے گوشے میں جلسے شروع کر دیئے گئے ہیں۔ چند روز قبل ڈونگریا میں وہاں کے ایک قادیانی پیشوا فرید بخت قادیانی سے مناظرے اور مباحثے کی صورت پیش آئی اہل اسلام کی طرف سے مولانا... عبدالحق، حضرت مولانا نوراللہ صاحب برہمن باڑیہ اور مولانا نورالاسلام خان صاحب مدظلہم نے اس مباحثے یا مناظرے میں حصہ لیا۔ جب اس کے سامنے مرزا قادیانی کی اصل کتابوں کے حوالے پیش کئے تو وہ بری طرح بوکھلا گیا۔ اور لاجواب ہوگیا کیونکہ مرزا قادیانی کی کتابوں کے حوالوں سے جو بات پیش کی جاتی ہے تو اس کا قادیانیوں کے پاس کوئی جوب نہیں ہوتا۔ چنانچہ یہاں بھی ایسا ہی ہوا اور ایسا مبہوت اور لاجواب ہوا کہ کلہ ڈونگریا چھوڑ کر ڈھاکہ میں جاکر پناہ لی۔ اس موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سنام گنج کے زیراہتمام عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس پورے تزک و احتشام سے منعقد ہوئی زعماء ختم نبوت نے کتاب و سنت کی روشنی میں عقیدۂ ختم نبوت اور ردقادیانیت پر پرجوش اور ولولہ انگیز تقریریں کیں جب مقررین نے مرزائیوں کی کتابوں کے حوالوں سے بتایا کہ یہ گستاخ رسولؐ ٹولہ ہے اور مرزا قادیانی کی کتابوں سے ایسے حوالے پیش کیے تو لوگوں میں زبردست اشتعال پیدا ہوگیا اس کانفرنس سے مولانا عبدالحق، مولانا نوراللہ صاحب، مولانا نورالاسلام خان صاحب مدظلہم کے علاوہ مجاہد ملت جانشین شیخ الاسلام حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہٗ نے بھی خطاب فرمایا حضرت مدظلہٗ نے الیوم اکملت لکم دینکم کی آیت کریمہ سے تاجدار مدینہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کو نہایت احسن پیرایے میں ثابت کیا اور قادیانیت کی تردید کی اور ان کے شیطانی دھوکے سے بچنے کے لیے مسلمانوں کو ہدایت فرمائی انہوں نے فرمایا کہ جہاں بھی قادیانی مرتد نظر آئے تو بلند آواز سے یہ کہہ دیا کرو کہ یہ مرتد جارہا ہے یہ کافر جارہا ہے۔ یہ زندیق جارہا ہے انشاء اللہ ایسا کرنے سے یہ اپنی موت آپ مرجائیں گے انہوں نے اس بات پر خوشی کا اظہار فرمایا کہ الحمدللہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور علماء حق پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب کررہے ہیں۔

مرزا طاہر کی کیسٹ والی تقاریر صدر اور وزیراعظم کے لئے لمحۂ فکریہ ہیں

نیو مرادپور (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت لوئر پکھل کا ہنگامی اجلاس زیرصدارت مولانا محمد مظفر اقبال قریشی منعقد ہوا جس میں تحریک ختم نبوت کے کارکنوں نے بھرپور شرکت کی۔ مجلس لوئر پکھل کے قائدین مولانا سید اسرار الحق شاہ، مولانا محمد مظفر اقبال قریشی پر بھرپور اعتماد کا اظہار کیا گیا۔ بعد ازاں نماز جمعہ کے اجلاس عام میں مجلس تحفظ ختم نبوت لوئر پکھل کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا سید اسرار الحق شاہ صاحب نے اعلان فرمایا کہ مرزا طاہر اپنے خبث باطن کو لندن سے کیسٹوں میں بھر کر پاکستان روانہ کرتا ہے کہ پاکستان جلد ٹکڑے ٹکڑے ہوجائے گا، یہ اس کی خام خیالی ہے اس کی پیشین گوئی کا حشر اس کے باوا غلام احمد قادیانی کی محمدی بیگم سے نکاح والی پیشگوئی سے بھی بدتر ہوگا مگر سوچنے کا مقام ہے کہ ایسے شخص پر ابھی تک غداری کا مقدمہ قائم نہیں کیا گیا صدر اور وزیراعظم کا فرض بنتا ہے کہ وہ قادیانی غنڈوں اور ملک دشمن عناصر کو لگام دیں۔ مولانا سید اسرار الحق شاہ صاحب نے حاضرین کو مانسہرہ میں مرزائیوں کے خلاف رجسٹرڈ شدہ مقدموں کی تفصیل سے بھی آگاہ کیا اور کہا کہ مسلمانوں کو مقدمات کی تاریخوں پر حاضری حسب سابق کرنی چاہیئے تاکہ مانسہرہ اور گردونواح کے مرزائیوں کو پتہ چل جائے کہ... عوام الناس بیدار ہیں اور مسئلہ ختم نبوت پر اپنی جانیں قربان کرنے کو تیار ہیں۔

جائے گا۔ اور اگر کسی وقت بھی قادیانیوں کی ناپاک حرکتوں سے کوئی خطرہ نقص امن کا پیدا ہوتا ہے۔ تو یہ تمام تر ذمہ داری قادیانیوں پر ہوگی۔ کیونکہ ہر جگہ خلاف قانون حرکات کا ارتکاب یہ خود کرتے ہیں۔

صوبہ سرحد کے وزیر اوقاف و مال مولانا عبدالباقی صاحب کی دفتر مجلس اور دفتر ختم نبوت میں آمد۔ پانچ ہزار روپے کا عطیہ

صوبہ سرحد کے وزیر اوقاف و مال حضرت مولانا عبدالباقی صاحب گذشتہ ہفتے اس مشن پر کراچی تشریف لائے انہوں نے شہر کے متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا اور معززین شہر کے علاوہ مقامی علماء کرام سے بھی ملاقاتیں کیں جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن میں ان کے اعزاز میں جامعہ کے پرنسپل اور مہتمم حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب مدظلہٗ نے ایک شاندار ضیافت کا اہتمام کیا۔ ضیافت سے فراغت کے بعد وہ حضرت مفتی صاحب کی معیت میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی اور ہفت روزہ ختم نبوت کے جھونپڑے (دفتر) میں تشریف لائے۔ مولانا منظور احمد الحسینی۔ راقم محمد حنیف ندیم مولانا محمد یوسف محمودی اور دوسرے حضرات نے ان کا استقبال کیا۔ عالمی مجلس کی طرف سے شائع کردہ کتابوں کاسیٹ اور متعدد ہفت روزہ رسائل کی کاپیاں ان کی خدمت میں پیش کی گئیں مولانا موصوف یہ دیکھ کر بہت خوش ہوئے کہ اس جھونپڑے سے پوری دنیا میں رد قادیانیت پر لٹریچر پہنچایا جارہا ہے۔ اور یہ کہ ہفت روزہ ختم نبوت ملک میں شائع ہونے والے دینی و سیاسی رسائل سے زیادہ شائع ہوتا ہے۔ اور دنیا کے ہر ملک میں پہنچ رہا ہے۔ مولانا موصوف نے اشاعت فنڈ میں پانچ ہزار روپے کا عطیہ بھی دیا ان کے ہمراہ ان کے پرائیویٹ سیکرٹری جناب محمد نسیم قریشی بھی تھے۔

برطانوی کانسٹیبل نے نبوت کا دعوٰی کردیا

برطانیہ میں ایک پولیس کانسٹیبل نے نبوت کا دعوٰی کردیا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ وہ خدا کا پیغمبر ہوسکتا ہے برطانوی جریدہ کے حوالہ سے بتایا گیا ہے کہ ۲۶ سالہ اینڈرسن نے کہا ہے کہ جب اس نے ایڈز کے اسباب اور غیر فطری افعال کے خلاف بیان دیا تو اس سے عین قبل وہ ایک انوکھے تجربے سے دو چار ہوا۔ اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے باطن میں کوئی ہستی اس سے بات چیت کررہی ہے۔

مولانا محمد عثمان بھٹہ انتقال فرما گئے

مدرسہ خدام القرآن میراں شاہ صادق آباد کے مہتمم پاکستان کے ممتاز عالم دین مولانا محمد عثمان بھٹہ انتقال فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحوم عالمی اسلامی یونیورسٹی دارالعلوم دیوبند کے فاضل اور درویش منش عالم دین تھے صادق آباد کے مضافات "میراں شاہ" میں ایک عظیم الشان ادارہ "مدرسہ خدام القرآن" کے نام سے قائم کیا۔ جہاں چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ مولانا مرحوم کی رحلت سے پورا ملک بالعموم اور بہاولپور ڈویژن بالخصوص ایک درویش منش اور خدا پرست عالم دین کے وجود سے محروم ہوگیا ہے۔ خداوند قدوس مولانا مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائے۔ آپ کی عمر ۷۰ ستر سال کے لگ بھگ تھی پسماندگان میں ۵ بیٹے ۳ بیٹیاں چھوڑ گئے ہیں ان کی وفات کی خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی خبر سنتے ہی لوگ جوق در جوق مدرسہ خدام القرآن میراں شاہ جو صادق آباد سے پندرہ میل کے فاصلہ پر ہے۔ میں پہنچنا شروع ہوگئے۔ نماز جنازہ خانقاہ عالیہ قادریہ، راشدیہ دین پور شریف کے سجادہ نشین حضرت میاں سراج احمد دین پوری نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔

شبان ختم نبوت کے رکن نے ایک قادیانی مبلغ کی ٹھکائی کردی

سرگودھا (نمائندہ ختم نبوت) ایک قادیانی مبلغ مبارک احمد سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا ایک مسلمان کی دکان پر ضیا را بانا رہی کھڑے ہوکر تبلیغ کررہا تھا۔ حاجی نے دکاندار سے پوچھا کیا بات ہے۔ دکاندار نے کہا کہ یہ قادیانی کئی دنوں سے میرے ساتھ بحث کررہا ہے کہ عیسٰی علیہ السلام مرچکے ہیں۔ اور میں نہیں مان رہا ہوں۔ حاجی نے قادیانی مبلغ کو پکڑ کر قابو کرلیا۔ اور خوب مرمت کی اور اس مسئلہ کو سمجھا دیا۔ کہ عیسٰی علیہ السلام زندہ ہیں۔ آخر لوگوں نے اس کو چھڑوایا اور چلا گیا۔ تھانہ سٹی میں ۲۹۸ سی کے تحت مقدمہ درج کرادیا گیا ہے۔ چنانچہ پھر ایک ہنگامی اجلاس شبان کا منعقد ہوا۔ اور اس میں شبان ختم نبوت کے اراکین نے طے کیا کہ جب تک قادیانی اپنے آپ کو غیر مسلم تسلیم کرلیں۔ اور اپنی مکروہ سرگرمیوں سے باز نہ آئیں ہر جگہ میں ان کا تعاقب جاری رکھا

غیر مسلم مشنری اداروں کو تعلیمی اداروں کی واپسی پر احتجاج

ننکانہ صاحب (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کے سرپرست حاجی عبدالحمید رحمانی صاحب نے اپنے ایک اخباری بیان میں مشنری تعلیمی اداروں کی غیر مسلموں کو واپسی کے فیصلے پر شدید احتجاج کیا ہے۔

بقیہ: ضرب خاتم

ہوئی۔ حدیث میں ہے ان عیسٰی لم یمت وانہ راجع الیکم قبل یوم القیٰمۃ۔

ترجمہ: یعنی بے شک عیسٰی نہیں مرے، اور وہ قیامت سے پہلے پہلے تمہاری طرف لوٹنے والے ہیں۔

نوٹ: مرزائیوں پر فرض ہے کہ اپنے تمام تر دلائل کو مرزا قادیانی کے قول کی روشنی میں بیان کیا کریں۔ مرزا کے کلام میں جس قدر جھوٹ گالیاں اور تضاد بیانیاں موجود ہیں اگر ان سب کو مرزائی مدنظر رکھیں، تو مسلمانوں کے سامنے ایک جملہ بھی نہیں بول سکتے۔

بقیہ : آپ کے مسائل

بخاری اور صحیح مسلم کی حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے کئی نام ہیں، میں محمد ہوں۔ اور میں احمد ہوں (مشکوٰۃ ص۵۱۵) قادیانی چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں رکھتے اس لئے وہ اس کو بھی نہیں مانیں گے۔

س: مونچھوں کے بیچ جو بال ہوتے ہیں ان کو کاٹنا ضروری ہے یا نہیں؟

ج: مونچھوں کا سکھوں کی طرح بڑھانا حرام ہے۔ اور تراشنا ضروری ہے۔ تراشنے کی دو صورتیں ہیں، ایک یہ کہ پوری مونچھوں کو صاف کر دیا جائے۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ لب کے پاس سے اتنا تراش دیا جائے کہ لب کی سرخی ظاہر ہو جائے۔

س: میرے ایک دوست نے کہا ہے کہ اگر پانی گہرا ہو اور جاری ہو یعنی بہتا ہوا ہو اس میں ایک مرتبہ ڈبکی لگانے سے جسم پاک ہو جاتا ہے کیا یہ صحیح ہے۔

ج: صحیح ہے مگر کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا بھی فرض ہے اگر یہ دونوں فرض ادا کرے تو پانی میں ڈبکی لگانے سے غسل ہو جائیگا

س: کھانا کھاتے وقت یا نماز جنازہ پڑھتے وقت لوگ جوتے اتار کر پاؤں کے نیچے رکھ لیتے ہیں کیا یہ جائز ہے یا نہیں؟

ج: اگر جوتے پاک ہوں تو کوئی حرج نہیں۔ ورنہ نماز جنازہ میں ان کو الگ کر دینا چاہئے۔

بقیہ : حق گوئی

پاس دس تیر ہوں تو وہ ان میں سے ایک تیر روم کے نصرانیوں کے خلاف اور نو اسماعیلیوں کے خلاف استعمال کرے۔ ابن النابلسی شہید نے فرمایا جناب آپ کو روایت غلط پہنچی ہے۔ میں نے یہ فتویٰ نہیں دیا۔ بلکہ میرا فتویٰ یہ ہے کہ اگر کسی کے پاس دس تیر ہوں تو وہ نو تیر تو تمہارے خلاف استعمال کرے۔ اور دسواں تیر بھی روم کے نصرانیوں کے بجائے تم لوگوں پر برسائے

فانکم غیرتم الملۃ وقتلتم الصالحین وادعیتم نور الالٰھیۃ

کیوں کہ تم نے دین کو بدل ڈالا خدا کے نیک بندوں کے خون سے ہاتھ رنگے۔ اور تم نور الوہیت کے مدعی بن بیٹھے جوہر نے حکم دیا کہ ان کی تشہیر کی جائے دُشنہ کالا کے

بازار میں پھرایا جائے) دوسرے دن ان کی پٹائی کا حکم دیا۔ تیسرے دن ایک یہودی کو حکم دیا کہ ان کی زندہ کی کھال کھینچ لی جائے یہودی نے سر کی چوٹی سے ان کی کھال کھینچنی شروع کی، چہرے تک کھال آثاری گئی مگر انہوں نے اُف نہیں کی۔ بلکہ نہایت صبر و سکون کے ساتھ ذکر الٰہی میں مشغول رہے۔ اور قرآن کریم کی آیت "وکان امر اللہ قدراً مقدوراً" (الاسراء : ۸۰) کی تلاوت فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ سینے تک کھال آثاری گئی۔ اور ان کے صبر و استقامت کے پاؤں میں لغزش نہیں آئی۔ بالآخر کھال کھینچنے والے یہودی کو ان پر ترس آیا اور اس نے دل کی جگہ چھُری کی انی گھونپ کر ان کا قصہ تمام کر دیا۔

کھال آتارنے کے بعد اس میں بھوسہ بھر گیا اور بھُوسہ بھری کھال کو سُولی پر لٹکایا گیا۔"

(حافظ ذہبی : سیر اعلام النبلاء ص ۱۴۸ ج ۱۶ حافظ ابن کثیر : البدایہ والنہایہ ص۲۸۴ جز ۱۱)

بقیہ : حیاتِ نبیؐ

بیان فرمائیں ان کے لئے سب سے پہلے آپ نے اپنا عملی نمونہ پیش فرمایا۔ جو کچھ قرآن میں تھا وہ سب مجسم ہو کر آپ کی زندگی میں نظر آیا۔ چند صحابی حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اے امّ المومنین! حضورؐ کے اخلاق اور معمولات بیان فرمایئے۔ ام المؤمنین جواب میں کہتی ہیں۔ کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا؟ قرآن الفاظ و عبارت ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اس کی عملی تفسیر ہے۔ بتایئے ایسی عملیت ہم کس کی زندگی میں پا سکتے ہیں؟ یہ تو صرف اور صرف حضورؐ ہی کی شخصیت ہے۔

ابن آدم میں کہاں اس کی مثال اس کا جواب
ایک کملی پوش لیکن آبروئے شش جہات
ایک درس خلق اطہر اک محبت کی کتاب
ایک چرواہا مگر ہاتھوں میں نبض کائنات

اس لئے طبقۂ انسانی کے ہر طالب علم اور نور ایمانی کے ہر متلاشی کے لئے صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت آج سکون اور حق کی متلاشی دنیا کے لئے واحد کان ہے۔ جہاں ہر جنس اور ہر شعبے کے بہترین نمونے موجود ہیں۔

بقیہ : حسن اخلاق

کانہ ولی حمیم۔ (حم سجدہ ۳۴)

(اور اے پیغمبر نیکی اور بدی برابر نہیں ہوتی، آپ برائی کو ایسے برتاؤ سے دفع کیا کیجئے جو بہت اچھا ہو۔ چنانچہ اس بہترین برتاؤ کا اثر یہ ہوگا کہ جس شخص میں اور آپ میں دشمنی تھی وہ یکایک ایسا ہو جائے گا۔ کہ گویا کوئی ہمدردی کرنے والا دوست ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حسن اخلاق کی توفیق دے۔ آمین

بقیہ : صدیق اکبرؓ

کر گئے۔ اس طرح اس عظیم ہستی کی حیات کا ایک باب ختم ہوا۔ اور دوسرا باب حیات جاوداں کا شروع ہوا۔ آپؓ کے صاحبزادے حضرت عبدالرحمٰنؓ نے آپؓ کی میت کو غسل دیا۔ فاروق اعظمؓ نے نماز جنازہ پڑھائی اور حضرت فاروق اعظمؓ، حضرت عثمان ذی النورینؓ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور حضرت طلحہؓ نے جسد مبارک کو آغوش قبر میں اتارا اور دنیائے اسلام کی اس صالح اور بزرگ ترین ہستی نے ابدی راحت و آرام کے لئے آقائے انسانیتؐ کے پہلو مبارک میں استراحت پائی۔

انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

بقیہ : اداریہ

نہیں ہوتے یہ نااہل ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جب ہر بیٹے کا افسر کا سلسلہ ہوگا تو علماء کا لوگوں سے صحیح معنیٰ میں تعلق و رابطہ بھی نہیں ہو سکتا۔ اس طرح سے آہستہ آہستہ موجود چیئرمین اور جنرل منیجر ایڈمنسٹریٹر عوام کو علماء سے کاٹنا چاہتے ہیں ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ موجودہ چیئرمین اور جنرل منیجر ایڈمنسٹریٹر کو جلد از جلد کے پی ٹی سے نکالا جائے اور کسی صحیح مسلمان آفیسر کو انکی جگہ لایا جائے۔ (ادارہ)

SUALIN
سُعالین
نزلہ، زکام اور کھانسی کا
نہایت مؤثر علاج
پاکستان کی شفا بخش نباتات اور ان کے لطیف اجزاء
سے ہمدرد لیبوریٹریز میں تیار کردہ ژوداثر سُعالین
گزشتہ پچاس سال سے نزلہ، زکام اور کھانسی کی مؤثر دوا اور بچاؤ کی مفید تدبیر کے طور پر مشرق و مغرب
میں مستعمل ہے اور علاج شافی کے طور پر معروف و مقبول۔
سُعالین اب نئے پیکنگ میں
دستیاب ہے
اس نئے پیکنگ نے سُعالین کی ہر ٹکیہ اور اس کے
اُڑ جانے والے لطیف جزو کو محفوظ کر دیا ہے۔
Sualin
موسم گرما ہو کہ سرما، بہاراں ہو کہ خزاں
بچوں اور بڑوں کے لیے
سُعالین
ہر گھر کی ضرورت
ہے
Sualin
ADARTS-SUA-1/85

INTERNATIONAL
WEEKLY KHATME-NUBUWWAT KARACHI
Registered No. M-166

نعت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

ایک ترا وجود ہے ، وجہِ نمودِ کائنات
تیرے ظہورِ نور سے، کھل اُٹھا چہرۂ کائنات
پھیلے ہوئے ہیں ہر طرف، جلوے ترے کمال کے
کون و مکان کا حسن ہے، تیرے جمال کی زکات
تیری ہی روشنی سے ہے، عکس پذیر کل جہاں !
سینۂ پاک ہے ترا ، آئینۂ تجلیات
حسنِ ازل کی تابشیں ، تجھ سے ہی جگمگا اُٹھیں
تجھ سے چمک دمک اُٹھی، معرفتِ صفات وذات
ٹوٹ گیا تھا رابطہ، بندہ و حق کے درمیاں !
تو نے درست کر دیئے ، بگڑے ہوئے تعلّقات
کھول کے تو نے رکھ دیئے ، عقدۂ مشکلات سب
حل ہوئے اک اشارے میں، الجھے ہوئے معاملات
ایک خدا کے نام پر ، زیر و زبر جہاں ہوا !
کفر کے دعوے سینکڑوں، حق کی ہمیشہ ایک بات
علم و یقین کے درس سے، فکر و نظر بدل گئے
ذہن کے سب تخیّلات، قلب کے سب تفکّرات

مولانا وجدی الحسینی فاضل دیوبند